عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد نمبر ۲۸ | ۱۹ تا ۲۵ ربیع الاول ۱۴۳۰ھ ۱۶ تا ۲۲ مارچ ۲۰۰۹ | شمارہ نمبر ۱۱

دورِ حاضر میں مُسلم خواتین کا کردار

سیرتِ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم

شفاعتِ میدانِ حشر

قادیانی دجل وفریب

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.com.pk
Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwt.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

ایک ہی نشست میں تین طلاق کا حکم

محمد رفیع، گوجر خان

س:......میرا مسئلہ یہ ہے کہ میں شادی شدہ اور چار بچوں کا باپ ہوں، آج سے تین سال قبل میں نے ایک عورت سے چھپ کر دوسری شادی کر لی، کیونکہ میری پہلی بیوی یہ بات برداشت نہ کر پاتی، شادی کے کچھ عرصہ بعد میرے اس عورت سے اختلافات شروع ہوگئے، اس کا اصرار تھا کہ میں اب اس شادی کا اعلان کروں جبکہ اس سے میرا گھر اور بچے دونوں کی تباہی کا امکان تھا، چنانچہ میں نے سوچ سمجھ کر ایک روز اس کے کہنے پر واقعی اس کو زبانی طور پر تین مرتبہ طلاق ایک ہی نشست میں دے دی، اس کو توقع نہیں تھی کہ میں اس کے کہنے پر واقعی اس کو طلاق دے دوں گا، وہ بہت روئی چلائی لیکن میں بہرحال اس کو طلاق دے چکا تھا اس کے بعد میں نے اس کو تحریری طور پر بھی طلاق بھیج دی، جس کو اس نے پڑھے بغیر پھاڑ کر پھینک دیا، اس کا کہنا تھا کہ یہ طلاق نہیں ہوئی، اس پر میں نے بہت سے مفتی حضرات سے رابطہ کیا، زیادہ تر نے کہا کہ یہ طلاق واقع ہو چکی ہے جبکہ چند ایک نے اس کو دو طلاقیں خیال کیا، میری دوسری بیوی کسی طور بھی مجھے چھوڑنے کو تیار نہیں تھی، اس کا خیال تھا کہ جن مفتی حضرات نے اس میں شک ظاہر کیا ہے ہمیں ان کے پیچھے چلتے ہوئے رجوع کر لینا چاہئے۔ تب اس کی آہ و زاری اور منتیں دیکھتے ہوئے میں اپنے آپ کو روک نہیں سکا اور اس سے رجوع کر لیا، لیکن میں دل سے پوری طرح مطمئن نہیں ہوں، یہ سب کچھ تین ماہ کے اندر اندر ہوا۔ میری پہلی بیوی ابھی تک اس واقعے سے لاعلم ہے، اس کو صرف شک ہے کہ میں کسی عورت سے ملتا ہوں جس کی بنا پر ہمارے جھگڑے بھی ہوتے ہیں اور کئی مرتبہ بات مار پیٹ تک بھی پہنچ جاتی ہے، میں ذہنی طور پر بہت پریشان رہتا ہوں مجھے کبھی کبھی محسوس ہوتا ہے کہ مجھ سے گناہ سرزد ہو رہا ہے لیکن میں اپنے آپ کو ان سارے خیالات سے نکال نہیں پا رہا۔ خدارا! آپ میری رہنمائی کریں کہ کیا میرا اس عورت سے رجوع جائز ہے؟ وہ عورت میرے بغیر نہیں رہ سکتی اور میں اپنے بیوی بچوں کو تباہ بھی نہیں کرنا چاہتا۔ مہربانی فرما کر مجھے صحیح راستہ دکھائیں۔

ج:......آپ نے چونکہ اپنی بیوی کو بیک وقت زبانی اور تحریری طور پر تین طلاقیں دے دی ہیں۔ اس لئے آپ کی بیوی آپ پر حرام ہوگئی ہے اور بغیر تحلیل شرعی کے اب دوبارہ رجوع تو کیا دوبارہ نکاح بھی نہیں ہوسکتا۔ یہ حضرات صحابہ کرامؓ اور چاروں ائمہ“ کا متفقہ فتویٰ ہے۔ آپ کا اس خاتون سے رجوع کرنا ناجائز اور حرام ہے اور آپ کا یہ تعلق زنا کاری کا تعلق ہے۔ لہٰذا آپ اس خاتون سے فوراً الگ ہوجائیں اور چند روزہ زندگی

مولانا سعید احمد جلال پوری

کی خاطر اپنی آخرت برباد نہ کریں۔ آپ کا موجودہ طرز جہاں اپنی ذات سے بدخواہی ہے وہاں اس خاتون کی آخرت کے معاملہ میں بھی اس سے عداوت و دشمنی ہے۔

جن لوگوں نے آپ کو اس طلاق کے موثر نہ ہونے کے بارہ میں کہا ہے یا تو وہ دین و شریعت سے ناواقف ہیں یا پھر وہ قصداً حضرات صحابہ کرامؓ اور پوری امت کے اکابر علمائے امت اور ائمہ مجتہدین کے مخالف ہیں۔

آپ خود ہی اندازہ لگائیں کہ ایک طرف صحابہ کرام کا اجماع اور پوری امت کا اجماع ہو تو دوسری طرف ایسے چند خواہش پرست ہوں تو ان کی کیا حیثیت ہے؟

آپ ہی بتلائیں کہ کسی کو تین جوتے مارنے کے بعد یہ کہنا کہ میں نے ایک جوتا مارا ہے تو کیا وہ ایک شمار ہوگا یا تین؟ جس طرح عیسائیوں کا حضرت مریم، عیسیٰ اور اللہ تعالیٰ تینوں کو ملا کر ایک خدا کہنا غلط ہے، ایسے ہی ان لوگوں کا تین طلاق کو ایک کہنا بھی غلط ہے۔ جب تک آپ غلاظت کی اس دلدل سے نہیں نکلیں گے، پریشان رہیں گے اور دنیا کی کوئی طاقت آپ کو چین و سکون نہیں دلا سکے گی۔ میرے بھائی! مسلمان کو سکون دین و شریعت پر عمل کرنے سے ہی آئے گا۔ ☆☆

ہفت روزہ
ختم نبوة
مجلس

جلد:۲۸ ۱۸تا۲۴/ربیع الاول ۱۴۳۰ھ مطابق ۱۶تا۲۲/مارچ ۲۰۰۹ء شمارہ:۱۱

مجلس ادارت

مولانا سعید احمد جلالپوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — مولانا قاضی احسان احمد

سرپرست
حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا اللہ وسایا

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین و آرائش:
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

مرزا کی ایک اہم پیش گوئی...	۵	مولانا سعید احمد جلال پوری
سیرت خاتم الانبیاء ﷺ	۷	علامہ قاضی محمد سلیمان
حاجی معراج دین کی رحلت	۱۲	مولانا اللہ وسایا مدظلہ
قادیانی دجل وفریب!	۱۳	مولانا سعید احمد جلال پوری
نزول مسیح علیہ السلام کا عقیدہ (۳)	۱۷	علامہ سید محمد یوسف بنوری
شفاعت میدان محشر	۲۰	مولانا عبدالواحد مدظلہ
دور حاضر میں مسلم خواتین کا کردار!	۲۲	عابدہ حسام الدین
خبروں پر ایک نظر	۲۴	ادارہ

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

زر تعاون بیرون ملک

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

زر تعاون اندرون ملک

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

چیک۔ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat(Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:2780337, 4234476 Fax:2780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۴۵۱۴۱۲۲-۴۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road Multan
Ph:4583486-4514122 Fax:4542277

لندن آفس:
35.Stockwell Green
London. SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث — گزشتہ سے پیوستہ

دنیا سے بے رغبتی

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

اُمیدوں کا کوتاہ ہونا

اس وقت اس پر دُنیا کی صحیح حقیقت منکشف ہوتی ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ دُنیا کے بے حقیقت سراب کے لئے اس کی محنت وکاوش محض حماقت تھی:

"وکم حسرات فی بطون المقابر!"

حضرات انبیائے کرام علیہم السلام خصوصاً ہمارے آقا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انسانوں کو دُنیا کے اسی دھوکے وفریب سے آگاہ کرتے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ دُنیا میں رہتے ہوئے ہی دُنیا کے دھوکے وغرور، اس کی بے ثباتی وناپائیداری اور اس کی غداری و بے وفائی کی حقیقت انسانوں پر کھل جائے جو موت کے وقت سب پر کھل جاتی ہے۔

اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مثال دے کر سمجھاتے ہیں کہ دیکھو! یہ آدمی کھڑا ہے، اور یہ اس کے قریب ہی اس کی اَجل کھڑی ہے، اور دُور بہت دُور اس کی اُمیدیں اور آرزوئیں کھڑی نظر آرہی ہیں، آدمی جوں جوں ان خوشنما آرزوؤں کی طرف لپکتا اور دوڑتا ہے اسی نسبت سے اس کی اَجل اس کی طرف قدم بڑھا رہی ہے۔ اس کا نتیجہ ظاہر ہے کہ آدمی کبھی اپنی اُمیدوں تک نہیں پہنچ پائے گا، بلکہ راستے ہی میں اَجل اس کو دبوچ لے گی، یہ اپنی خام آرزوؤں کو نگاہِ حسرت سے دیکھتا اور پنجۂ اَجل میں پھڑپھڑاتا ہوا دُنیا سے رُخصت ہوگا۔ انسانوں کی نظر پر غفلت کی پٹی بندھی ہے، اس لئے انہیں قریب کھڑی اپنی اَجل نظر نہیں آتی، مگر ساتھ ہی دل کی آنکھوں پر خواہشات کی دُوربین چڑھی ہوئی ہے، اس لئے انہیں اپنی آرزوئیں بہت قریب نظر آتی ہیں، حق تعالیٰ اس غفلت کی پٹی اور خواہشات کی دُوربین کو اُتارنے کی توفیق عطا فرمائے تو نظر آئے گا کہ اَجل سر پر کھڑی مسکرا رہی ہے اور آرزوؤں کا سراب دُور اور بہت دُور ہے، جہاں تک پہنچنا اس کے لئے ناممکن ہے، قطعی ناممکن!

"حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گزرے، ہم اپنا چھپر ٹھیک کر رہے تھے (اس کی لپائی وغیرہ کر رہے تھے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کیا (ہو رہا) ہے؟ عرض کیا کہ: یہ بوسیدہ ہوگیا تھا، ہم اس کی مرمت کر رہے ہیں۔ فرمایا کہ: میرا خیال ہے کہ موت کا معاملہ اس سے زیادہ جلدی کا ہے۔" (ترمذی، ج:۲، ص:۵۷)

مطلب یہ کہ اس بوسیدہ چھپر کے گرنے میں تو کچھ وقت لگے گا، لیکن موت کے آنے کا وقت کسی کو معلوم نہیں، وہ اس کے گرنے سے بھی پہلے آسکتی ہے، اس لئے چھپر کی تیاری سے زیادہ موت کی تیاری کی فکر کرنے کی ضرورت ہے۔

رہائش کی ضرورت کے لئے انسان مکان یا جھونپڑا بناتا ہے، اور شریعت نے بقدرِ ضرورت اس کی اجازت بھی دی ہے، لیکن تعمیرات میں غلو اور آرائش و زیبائش کو پسند نہیں فرمایا۔ بہت سے اہل اللہ نے عمر جھونپڑے میں گزار دی، جب ان سے عرض کیا جاتا کہ: کوئی ڈھب کا مکان بنالیجئے! تو فرماتے کہ: کیا خبر ہے کہ شام تک یہاں رہیں گے بھی یا نہیں؟ خود ہمارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کے جھونپڑے اتنے معمولی اور بے حیثیت تھے کہ آج کوئی غریب سے غریب بھی ان میں رہائش کا تصور نہیں کرسکتا۔ یہ خام خیالی کہ یوں روپیہ کمائیں گے، اور یوں مکانات بنائیں گے، اور ان میں فلاں فلاں آسائشوں کو جمع کریں گے، موت سے غفلت کی بنا پر ہے۔

زمانہ سمٹ جائے گا

"حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ زمانہ سمٹ جائے، پس سال مہینے کی، مہینہ ہفتے کی، ہفتہ دن کی، دن گھڑی کی اور گھڑی آگ کے شعلے کی مانند ہوجائے گی۔" (ترمذی ج:۲ ص:۵۷)

اس حدیث میں زمانے کے سمٹنے کا جو مضمون ارشاد فرمایا ہے، اس سے یہ مراد نہیں کہ سال، مہینے، ہفتے، دن اور گھڑی کی جو مقدار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں تھی، اس وقت میں کوئی کمی آجائے گی، بلکہ مراد... واللہ اعلم... یہ ہے کہ زمانے سے برکت اُٹھ جائے گی اور لوگوں کو تیزی سے وقت گزرنے کی شکایت ہوگی۔ ایسا محسوس ہوگا کہ گویا زمانے کی رفتار غیرمعمولی طور پر تیز ہوگئی ہے، دنوں کا کام ہفتوں میں ہو پاتا ہے، اور ہفتوں کا مہینوں میں، اور مہینوں کا سالوں میں۔ زمانے کے سمٹ جانے کا ایک پہلو یہ ہے کہ جو حوادث کبھی سالوں میں ہوا کرتے تھے، وہ مہینوں میں ہونے لگیں گے، جو مہینوں میں ہوا کرتے تھے وہ ہفتوں میں، اور جو ہفتوں میں ہوا کرتے تھے وہ دنوں میں پیش آنے لگیں گے۔ اسی کا ایک پہلو یہ ہے کہ لوگوں کی مصروفیت اتنی بڑھ جائے گی کہ انہیں سانس لینے کی مہلت ہی نہیں ہوگی، اور نہ یہ پتا چلے گا کہ سورج کب طلوع ہوا اور کب غروب ہوگیا؟ یہ کہ قربِ قیامت کی وجہ سے جس طرح اور چیزوں سے برکت اُٹھ جائے گی اسی طرح وقت میں بھی برکت نہیں رہے گی، اور جس طرح گرانی بڑھ جانے سے کرنسی کی "قدر" گھٹ جاتی ہے، اسی طرح مشاغل بڑھ جانے کی وجہ سے وقت کی قیمت بھی گرجائے گی۔

اس حدیث میں گویا یہ تعلیم دی گئی ہے کہ ایسے زمانے میں جبکہ وقت کی برکت اُٹھ جائے، مؤمن کو چاہئے کہ اپنے اوقات کو بہت عزیز سمجھے، اور طویل زندگی کو مختصر تصور کرتے ہوئے اسے زیادہ سے زیادہ قیمتی بنانے اور حسنات میں خرچ کرنے کی کوشش کرے، واللہ اعلم!

اداریہ

مولانا سعید احمد جلال پوری

مرزا کی ایک اہم پیش گوئی

جو جھوٹی نکلی!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ!

۲۳/فروری ۲۰۰۹ء، مطابق ۲۷/صفر المظفر ۱۴۳۰ھ بروز پیر ہمارے ایک بہت معزز اور فکر مند دوست روزنامہ ''اسلام'' کراچی کا ''سائنس و ٹیکنالوجی'' ایڈیشن ہاتھ میں لئے تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ اس کو تو قادیانی، اپنے نام نہاد اور جھوٹے نبی مرزا غلام احمد قادیانی کی پیش گوئی کی صحت کی دلیل قرار دیں گے اور سیدھے سادے لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کریں گے، میں نے عرض کیا، وہ کیسے؟ فرمانے لگے یہ دیکھئے! اس میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ:

''چین کی ایک کمپنی نے مکۃ المکرمہ عازمین حج اور زائرین عمرہ کو مختلف مقدس مقامات تک پہنچانے کے لئے ۱۰۸ ارب ڈالر مالیت کا مونو ریل کنٹریکٹ حاصل کرلیا۔ سعودی عرب کے سرکاری خبر رساں ادارہ کی رپورٹ کے مطابق یہ اعلان چین کے صدر ہوجنتاؤ کے دورہ سعودی عرب کے موقع پر کیا گیا ہے۔ منصوبہ کے تحت چائنا ریلوے کمپنی مکہ میں منیٰ، عرفات اور مزدلفہ کے مابین مونو ریل سروس چلائے گی۔ سعودی عرب میں ہر سال ۲۰ لاکھ سے زائد عازمین حج اور زائرین عمرہ مکۃ المکرمہ کا دورہ کرتے ہیں، چینی کمپنی کو ٹھیکا دینے کا اعلان سعودی عرب کے فرمانروا اور خادم الحرمین الشریفین شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز کی جانب سے چینی صدر ہوجنتاؤ اور ان کے ہمراہ آنے والے وفد کے اعزاز میں دیئے گئے عشائیہ کے موقع پر کیا گیا، چین کے صدر ان دنوں سعودی عرب کا تین روزہ سرکاری دورہ کر رہے ہیں۔''

(بحوالہ میگزین ڈیسک، روزنامہ اسلام کراچی، ۲۳/فروری ۲۰۰۹ء)

میں نے جب ان کی خواہش پر مندرجہ بالا خبر پڑھی تو بے اختیار ہنسی چھوٹ گئی اور ہنستے ہنستے عرض کیا کہ اس میں آخر مرزا کی صداقت کی کون سی دلیل ہے؟ وہ فرمانے لگے، کیا آپ کو معلوم نہیں کہ مرزا غلام احمد نے پیش گوئی کی تھی کہ بہت تھوڑے عرصہ میں مکہ سے مدینہ منورہ تک ریل چلنے والی ہے، اب جب سعودی عرب میں ریل چل جائے گی تو قادیانی کہیں گے کہ ہمارے نبی کی پیش گوئی پوری ہوگئی۔

بہرحال راقم الحروف نے عرض کیا کہ لگتا ہے آپ نے مرزا کی نام نہاد پیش گوئی کی عبارت، اس کی اصل کتاب سے نہیں دیکھی، ورنہ آپ کو اندازہ ہوتا کہ مرزا کی پیش گوئی اس کے صدق کی نہیں کذب کی دلیل ہے، چنانچہ میں نے مرزا کی اصل کتاب منگوائی، تو روحانی خزائن، ج:۱۷ میں درج تحفہ گولڑویہ کے ص:۱۰۸، ۱۰۹ پر یہ پیش گوئی، بایں الفاظ درج تھی:

''اور اونٹوں کے چھوڑے جانے اور نئی سواری کا استعمال اگرچہ بلاد اسلامیہ میں قریباً سو برس سے عمل میں آرہا ہے، لیکن یہ پیش گوئی اب خاص طور پر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی ریل طیار (نقل مطابق اصل...ناقل) ہونے سے پوری ہوجائے گی، کیونکہ وہ ریل جو دمشق سے شروع ہوکر مدینہ میں آئے گی، وہی مکہ معظمہ میں آئے گی۔ اور امید ہے کہ بہت جلد اور صرف چند سال تک یہ کام تمام ہوجائے گا، تب وہ اونٹ جو تیرہ سو برس سے حاجیوں کو لے کر مکہ سے مدینہ کی طرف جاتے تھے یکدفعہ بے کار ہوجائیں گے، اور ایک انقلاب عظیم عرب اور بلاد شام کے سفروں میں آجائے گا، چنانچہ یہ کام بڑی سرعت سے ہورہا ہے اور تعجب نہیں کہ تین سال کے اندر اندر یہ ٹکڑا مکہ اور

مدینہ کی راہ کا تیار ہو جائے اور حاجی لوگ بجائے بدوؤں کے پتھر کھانے کے طرح طرح کے میوے کھاتے ہوئے مدینہ منورہ میں پہنچا کریں۔“ (تحفہ گولڑویہ ص:۱۰۸،۱۰۹، روحانی خزائن ج:۱۷ ص:۱۹۴،۱۹۵)

راقم الحروف نے ان کے سامنے مرزاجی کی یہ پیش گوئی پڑھی اور عرض کیا کہ دیکھئے! اس میں تو مرزا صاحب نے جو کچھ فرمایا ہے، واقعات و مشاہدات اس کی صراحتاً تکذیب فرماتے ہیں، مثلاً:

۱:..... اگر انہوں نے اونٹوں کی سواری کے چھوڑے جانے کی پیش گوئی کی تھی اور اب دنیا بھر میں اونٹ کی سواری متروک ہو گئی ہے، تو یہ ان کی پیش گوئی ہی نہیں بنتی، چہ جائیکہ اس سے ان کی صداقت ثابت ہو، کیونکہ مرزاجی نے خود اعتراف کیا ہے کہ:

”اور اونٹوں کے چھوڑے جانے اور نئی سواری کا استعمال اگرچہ بلادِ اسلامیہ میں قریباً سو برس سے عمل میں آرہا ہے۔“

تو جس سواری کو مرزاجی کے زمانہ سے سو برس قبل ترک کر دیا گیا ہو، اس کے ترک کی خبر دینا کیا پیش گوئی کہلائے گا؟ یا ایک حقیقت واقعہ کا اظہار؟ اگر حالات، واقعات اور مشاہدات کا بیان پیش گوئی کہلا سکتا ہے تو کیا تمام اخبار اور اخباری نمائندے بھی روزانہ پیش گوئیاں کرتے ہیں؟

۲:..... اگر مرزاجی کی پیش گوئی کا مصداق یہ تھا کہ مکہ اور مدینہ تک دمشق سے ریل چلا کرے گی تو آپ ہی بتلائیں کہ کیا دمشق سے مکہ اور مدینہ منورہ تک کسی ریل کے چلنے کا اس خبر میں کوئی تذکرہ ہے؟ نہیں، ہرگز نہیں؟ اب آپ ہی بتلائیں کہ یہ مرزا کی صداقت کی دلیل ہوگی یا اس کے جھوٹے ہونے کی؟

۳:..... مرزاجی کا کہنا تھا کہ: ”یہ ریل مکہ سے مدینہ منورہ چلا کرے گی“ آپ ہی بتلائیں کہ اس خبر میں مکہ سے مدینہ منورہ تک کی ریل چلائے جانے کا کوئی تذکرہ ہے؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو یہ ان کے کذب و جھوٹ کی کافی دلیل نہیں؟

۴:..... چلئے اگر دمشق سے مدینہ منورہ تک یا مکہ سے مدینہ منورہ تک ریل چل بھی جائے اور حاجیوں کو ریل سے ایک شہر سے دوسرے شہر تک منتقل کیا بھی جانے لگے، تب بھی مرزاجی اور اس کی پیش گوئی کی صداقت کا ثبوت نہیں ملتا، بلکہ اب اگر پورے سعودی عرب میں ریل چل جائے تب بھی ان کا جھوٹ اپنی جگہ برقرار رہے گا، کیونکہ مرزاجی نے اپنی پیش گوئی کو ایک خاص مدت کے ساتھ جوڑا تھا، اس لئے کہ انہوں نے لکھا تھا کہ: ”اور تعجب نہیں کہ تین سال کے اندر اندر یہ ٹکڑا مکہ اور مدینہ کی راہ کا تیار ہو جائے۔“

بتلایا جائے کہ تحفہ گولڑویہ قریب قریب ۱۹۰۲ء میں لکھی گئی تھی، تو اس کے بعد ۳ سال کب پورے ہوئے؟ ظاہر ہے کہ اگر مرزاجی کی یہ پیش گوئی پوری ہوتی تو ۱۹۰۵ء میں مکہ سے مدینہ کے لئے ریل چلنا شروع ہو جاتی، مگر افسوس کہ آج ۲۰۰۹ء ہو گئے ہیں، مگر تا حال مکہ سے مدینہ منورہ کے درمیان ریل نہیں چل سکی اور آئندہ بھی کچھ پتہ نہیں کہ یہ کام ہوتا ہے یا نہیں؟ کیا اس صورت حال میں مرزاجی کے کذب و جھوٹ پر مزید مہر ثبت نہیں ہو جاتی؟

۵:..... سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس خبر میں جس ریل چلانے کا تذکرہ کیا گیا ہے، وہ مکہ مکرمہ کے مقامات مقدسہ: منیٰ، مزدلفہ اور عرفات کے درمیان ریل کے پروگرام سے متعلق ہے نہ کہ مکہ سے مدینہ منورہ کے درمیان۔ جس کی مرزا نے پیش گوئی کی تھی۔

بہر حال مرزا قادیانی جھوٹا تھا، جھوٹا ہے اور قیامت تک جھوٹا رہے گا، اسی طرح اس کی پیش گوئیاں بھی جھوٹی تھیں اور جھوٹی رہیں گی۔

دیکھا جائے تو اللہ تعالیٰ نے مرزاجی کے جھوٹ کو آشکارا کرنے کے لئے خلافت عثمانیہ کے دور میں ترکی سے مدینہ منورہ تک کی ریل کو بھی محض اس لئے معطل کرا دیا کہ کہیں مرزائی، مسلمانوں کو یہ کہہ کر دھوکا نہ دیں کہ اس ریل چلنے کی مرزاجی نے پیش گوئی کی تھی۔ دراصل بات یہ ہے کہ خلافت عثمانیہ کے دور میں مقامات مقدسہ خصوصاً جدہ، مکہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ریل چلانے کا منصوبہ زیر غور آیا، اس کی منظوری ہو گئی، اس پر کام شروع ہوا اور تکمیل کے مراحل میں تھا کہ مرزا کے ”فرشتوں“ نے کہا کہ چونکہ یہ کام تین سال کے اندر اندر مکمل ہو رہا ہے، اس لئے اس پر ایک پیش گوئی داغ دی جائے اور اس کام کے ہونے پر مفت میں ایک پیش گوئی بھی نکل آئے گی، مگر افسوس کہ اللہ تعالیٰ نے مرزاجی کا سارا منصوبہ ہی خراب کر دیا اور ریل کا بنا بنایا منصوبہ کھٹائی میں پڑ گیا۔

مرسلہ: حافظ محمد سعید لدھیانوی

سیرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم

علامہ قاضی محمد سلیمان منصورپوری رحمۃ اللہ علیہ

ہمارے نبی محمد بن عبداللہ بن ہاشم بن عبد مناف ہیں۔ عدنان سے اکیسویں پشت میں ہوئے۔ عدنان چالیسویں پشت میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کا نامور فرزند تھا۔ حضرت اسماعیل، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بڑے بیٹے ہیں۔

آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں دوشنبہ کے دن ۹/ربیع الاول (سن ۱، عام الفیل) کو پیدا ہوئے، ابھی ماں کے پیٹ میں ہی تھے کہ باپ کا انتقال ہوا، جب چھ سال کی عمر ہوئی تب ماں نے انتقال کیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ مکرمہ کا نام آمنہ اور ان کا نسب تین پشت اوپر جاکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ددھیال سے جاملتا ہے، جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم ۸ سال ۲ مہینے ۱۰ دن کے ہوئے تو دادا فوت ہوا، ابوطالب جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد عبداللہ کا حقیقی بھائی ایک ماں سے تھا متعین ہوا، تیرھویں سال میں شام کے سفر پر چچا کے ساتھ گئے تھے مگر راہ سے واپس آگئے، جوان ہوکر کچھ دنوں تجارت کرتے رہے۔

۲۵ سال کی عمر ہونے پر حضرت خدیجہؓ کے ساتھ شادی کی، پھر آپؐ اپنے اوقات کو اللہ تعالیٰ کی عبادت یا لوگوں کی بھلائی میں پورا کرتے رہے۔ ۳۵ سال کی عمر تھی جب قریش میں کعبہ کی عمارت پر جھگڑا ہوا، سب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صادق اور امانت والا جان کر منصف بنالیا۔

نبوت

چالیس سال ایک دن کی عمر ہوئی تو خدا کی وحی ہوئی کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ خدیجہؓ (بیوی) علی المرتضیٰؓ (چچازاد بھائی عمر ۱۰ سال) ابوبکر صدیقؓ (دوست) زید بن حارثہؓ (مولیٰ آنحضرت) فوراً مسلمان ہوئے۔

پھر حضرت صدیقؓ کی ہدایت سے عثمان غنیؓ، عبدالرحمٰن بن عوفؓ، سعد بن ابی وقاصؓ، طلحہؓ اور زبیرؓ مسلمان ہوئے۔ ابوعبیدہؓ، ابوسلمہؓ، ارقمؓ، عثمان بن مظعونؓ، عبداللہ بن مسعودؓ عبیدہ بن الحارثؓ، سعید بن زیدؓ، یاسرؓ، عمارؓ اور بلالؓ ان کے بعد مسلمان ہوئے۔

عورتوں میں حضرت خدیجہؓ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیوں سے پیچھے ام الفضلؓ (حضرت عباسؓ کی بیوی) مسلمان ہوئیں، پھر اسماءؓ (ابوبکر صدیقؓ کی بیٹی) پھر فاطمہؓ (حضرت عمر فاروقؓ کی بہن) تین برس تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چپکے چپکے لوگوں کو اسلام سکھلاتے رہے، پھر کھلم کھلا سکھانے لگے جہاں کوئی کھڑا بیٹھا مل جاتا یا مجمع نظر آتا وہیں جاکر ہدایت فرماتے تھے۔

مکہ والے اب مسلمانوں کو ستانے لگے، ان کو رنج یہ تھا کہ جو کوئی مسلمان ہوجاتا ہے وہ بت پوجنا چھوڑ دیتا ہے۔ مسلمان دو برس تک بڑی بڑی تکلیفیں سہتے رہے، پھر انہوں نے تنگ آکر مکہ سے چلے جانے کا ارادہ کرلیا۔

مسلمانوں کا وطن چھوڑنا

رجب ۵۔ نبوت میں سب سے پہلے عثمان غنیؓ گھربار چھوڑ کے اپنی زوجہ رقیہؓ کو جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری بیٹی ہیں، ساتھ لے کر حبش کو روانہ ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت لوط علیہ السلام کے بعد عثمانؓ پہلا شخص ہے جس نے خدا کی راہ میں گھربار چھوڑا ہے، ان کو سمندر تک ۵ عورتیں اور ۱۲ مرد اور جاملے، ان کے پیچھے بہت سے مسلمان حبش گئے، ان میں حضرت جعفر طیارؓ بھی تھے جو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے سگے بھائی ہیں۔

۶- نبوت کو حضرت حمزہؓ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا) اور ان سے تین دن پیچھے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے۔ مسلمان اب تک چھپ چھپ کر نمازیں پڑھا کرتے تھے، اب کعبہ میں جاکر نماز پڑھنے لگے۔

۷- نبوت کو قریش نے آپس میں ایک عہد نامہ لکھا کہ کوئی شخص مسلمانوں کے ساتھ لین دین اور رشتہ ناطہ نہ کرے، ہاشمی قبیلہ کے ساتھ بھی لین دین رشتہ ناطہ بند، کیونکہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ نہیں چھوڑتا تھا۔ اس ظلم کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ہاشمی قبیلے کے سب لوگ ایک پہاڑی کی کھوہ (شعب ابی طالب) میں بند رہے، کھانے پینے کی چیزیں بھی دشمن اندر نہ جانے دیتے تھے، گھر کے اندر بچے جب بھوک کے مارے روتے تو ان کے رونے کی آواز شہر تک سنائی دیتی، کوئی شخص ترس کھاتا تو تھوڑا بہت اناج چھپ چھپاکر رات کو پہنچادیتا تھا، ان سب سختیوں پر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے پاک نام

اور سچے دین کو برابر پھیلاتے رہے۔

۱۰-نبوت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم طائف پہاڑ پر اسلام کا وعظ فرمانے گئے، جب وعظ کے لئے کھڑے ہوتے تو لوگ پتھر مارا کرتے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم لہو میں تربتر ہو جاتے، لہو بہہ بہہ کر جوتا میں جم جاتا پاؤں سے جوتا اتارنا مشکل ہو جاتا۔

ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اتنی چوٹیں لگیں کہ بے ہوش ہو کر گر پڑے، زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ جو ساتھ تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھا کر بستی سے باہر لے گئے، منہ پر پانی چھڑکنے سے ہوش پایا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے چلے آئے اور یہ بھی فرمایا کہ اگر یہ لوگ مسلمان نہیں ہوتے تو ان کی اولاد تو ضرور اللہ پاک کو ایک ماننے والی ہو جائے گی۔ (آٹھ برس کے بعد سارا پہاڑ مسلمان ہو گیا)۔

۱۱-نبوت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم راستوں، گزرگاہوں پر جایا کرتے تھے، آتے جاتے کو وعظ سنایا کرتے، ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شہر کو آرہے تھے کہ رات پڑ چکی تھی، آنحضرت کو ایک طرف سے کچھ آدمیوں کی بات چیت کی آواز سنائی دی، ادھر ہی گئے، وہاں مدینہ کے چھ آدمی اترے ہوئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وعظ فرمایا، اسلام سمجھایا، وہ مسلمان ہو گئے۔

۱۲-نبوت

۱:...... ۲۷/رجب کو ۵۱ سال ۵ مہینہ کی عمر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوا، مسلمانوں پر پانچ نمازیں فرض ہوئیں، اس سے پہلے دو نمازیں فجر اور عصر پڑھی جاتی تھیں۔

۲:...... موسم حج میں ۱۸ اشخاص مدینہ سے مکہ آئے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ حضرت مصعب بن عمیر کو مدینہ بھیج دیا کہ لوگوں کو اسلام سکھائیں، اس پاک سرزمین میں اسلام کو خوب ترقی ہوئی، حضرت مصعب کے وعظ سے بنو نجار اور بنو اشہل کے قبیلے اور دوسرے قبیلوں کے بہت سے لوگ ایک ہی سال کے اندر مسلمان ہو گئے۔

۱۳-نبوت

۱:...... ۲ عورتیں ۷۳ مرد مدینہ سے آئے اور انہوں نے بیعت اسلام کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ: مدینہ چلیں، آپؐ نے منظور فرمایا کہ مدینہ رہا کریں گے، انہوں نے اقرار کیا کہ اسلام پر پکے رہ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور نصرت کیا کریں گے۔

۲:...... جب مکہ کے دشمنوں نے سنا کہ اسلام مکہ سے باہر پھیل رہا ہے تو انہوں نے ارادہ کر لیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دیں، ایک رات انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کو گھیر لیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھیرے میں سے صاف نکل گئے۔

ہجرت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے نکل کر تین دن رات غار ثور کے اندر رہے، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی ساتھ تھے، دوشنبہ یکم ربیع الاوّل ۱-ہجری کو غار سے نکلے، دو اونٹ سفر کے لئے موجود تھے، ایک پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے ہمراہ صدیق اکبرؓ تھے، دوسرے اونٹ پر عامر بن فہیرہ، صدیق اکبرؓ کے غلام اور ایک راستہ کا واقف شخص تھا اور مدینہ کو روانہ ہوئے۔

جب دشمنوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جانا سنا تو انہوں نے بڑے بڑے انعام مقرر کئے، اس شخص کے واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑ لائے یا سر کاٹ لائے، انعام کے لالچ سے بہت لوگ پیچھے لگے، مگر دو شخص جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچے، مالک بن سراقہ، یہ تو اپنے قصور کی معافی لے کر واپس آگیا۔ بریدہ اسلمی اس کے ساتھ ستر سوار بھی تھے، یہ چہرہ مبارک کو دیکھتے اور کلام پاک سنتے ہی مسلمان ہو گیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آگے کو چلا گیا۔

ا ہجری یا ۱۴ نبوت

۱:...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ پہنچتے ہی خدا کی عبادت کے واسطے مسجد بنائی، دیواریں کچی اینٹوں کی اور چھت پر کھجور کے پتے ڈالے گئے۔

۲:...... ظہر، عصر اور عشاء کی نماز میں اب تک دو رکعت فرض تھے، یہاں چار چار رکعتیں مقرر ہوئیں۔

۳:...... مدینہ کے یہودیوں اور آس پاس کے رہنے والے قبیلوں سے امن اور دوستی کے عہد نامے ہوئے۔

۴:...... جو مسلمان مکہ سے آئے تھے (مہاجرین) ان کا مدینہ کے رہنے والے مسلمانوں (انصار) سے بھائی چارہ (مواخات) قائم کیا گیا، یہ دین کے بھائی سگے بھائیوں سے زیادہ پیار کرتے تھے، اپنی جائیدادیں برابر بانٹ لیتے تھے۔

۲ ہجری یا ۱۵ نبوت

۱:...... نماز کے لئے اذان دینے لگے۔

۲:...... اللہ کے حکم سے کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے لگے، اب تک بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھا کرتے تھے۔

۳:...... ماہ رمضان کے روزے فرض ہوئے۔

۳ ہجری یا ۱۶ نبوت

زکوٰۃ فرض ہوئی جس کا مطلب یہ ہے کہ مالدار مسلمان ہر وہ سال پیچھے اپنی کمائی میں سے چالیسواں حصہ غریبوں کو ضرور خیرات دیا کرے۔

۴ ہجری یا ۱۷ نبوت

مسلمانوں پر شراب کا پینا حرام ہوا اور ۵ ہجری یا ۱۸ نبوت کو عورتوں کو پردہ کرنے کا حکم ہوا۔

۶ ہجری یا ۱۹ نبوت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کی زیارت کے لئے مکہ آئے، جب مکہ سے سات کوس دور تھے تو قریش نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آگے بڑھنے سے روک دیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر گئے مگر یہاں ٹھہرنے کا فائدہ یہ ہوا کہ قریش کے ساتھ عہد (ان باتوں) پر ہوگیا:

۱:.....دس برس تک صلح رہے، آپس میں آنا جانا، لین دین جاری رہے، جو قبیلہ چاہے مسلمانوں سے مل جائے جو چاہے قریش سے ملا رہے۔

۲:.....مسلمان آئندہ سال آکر خانہ کعبہ میں نماز پڑھ سکیں گے۔

۳:.....اگر قریش کا کوئی آدمی مسلمان ہوکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا پہنچے تو اسے قریش کے پاس واپس بھیج دیا جایا کرے اور اگر کوئی مسلمان اسلام چھوڑ کر قریش سے جا ملے تو وہ واپس نہیں دیا جائے گا، پچھلی بات سن کر مسلمان گھبرا اٹھے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہنس کر اسے بھی منظور فرمالیا۔ قریش کا خیال تھا کہ اس شرط سے ڈر کر آگے کوئی شخص مسلمان نہ ہوگا، لیکن ابھی عہد نامہ لکھا جارہا تھا کہ سہیل (جو مکہ والوں کی طرف سے عہد کرنے آیا تھا) کا بیٹا ابونصر وہاں پہنچ گیا، یہ مسلمان ہوگیا تھا قوم نے قید کر رکھا تھا، اب موقع پاکر بھاگ آیا تھا، لوہے کی زنجیر ابھی اس کے پاؤں میں تھی۔

سہیل نے کہا کہ عہد کے مطابق اسے واپس کردو!

مسلمانوں نے کہا کہ ابھی عہد نامے پر دستخط نہیں ہوئے، اس کی شرطوں پر عمل نہیں ہوسکتا، سہیل نے بگڑ کر کہا تب ہم صلح ہی نہیں کرتے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابونصر کو ان کے حوالے کردیا، انہوں نے اسے پھر قید میں ڈال لیا، اس نے جیل ہی میں اسلام سکھلانا شروع کردیا اور اس طرح تین سو آدمی ایک سال کے اندر مکہ میں ہی مسلمان ہوگئے، ہر شخص جسے تھوڑی بہت سمجھ ہے اس بات سے جان سکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی اور اسلام کی خوبی کس طرح دلوں کو اپنا بنارہی تھی کہ عزیزوں یاروں کی جدائی، وطن کی دوری، تکلیفوں کا ڈر اور قید کا دکھ بھی لوگوں کو مسلمان ہونے سے نہیں روک سکتا تھا۔

۶ ہجری میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے وقت کے مشہور بادشاہوں کے پاس سفیر بھیجے، ان کو اسلام لانے کی ہدایت فرمائی، اب ان کا ذکر کیا جاتا ہے:

۱:.....حبش کا بادشاہ اصحمہ نجاشی تھا وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خط پر مسلمان ہوگیا۔

۲:.....بحرین کا بادشاہ منذر تھا مسلمان ہوا، اس کی بہت سی رعایا بھی مسلمان ہوئی۔

۳:.....عمان کا بادشاہ جیفر تھا وہ اور اس کا بھائی مسلمان ہوئے۔

۴:.....خسرو ایران کا بادشاہ تھا، اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مراسلہ چاک کردیا اور یمن کے حاکم کو لکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قید کرکے بھیج دے، حاکم کا نام باذان تھا اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ٹھیک ٹھیک حالات معلوم کئے اور مسلمان ہوگیا اور ملک بھی مسلمان ہوگیا۔

۵:.....اسکندریہ کا بادشاہ مقوقس تھا، مسلمان نہ ہوا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قیمتی قیمتی تحفے بھیجے۔

۶:.....ملک شام کا حاکم حارث تھا مسلمان نہ ہوا۔

۷:.....ملک یمامہ کا حاکم ہوذہ تھا، اسلام نہ لایا۔

۸:.....روم کا قیصر ہرقل، اس نے پہلے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات معلوم کئے، پھر اپنے دربار سے کہا کہ مسلمان ہونا چاہئے، پھر جب اس نے دیکھا کہ سردار لوگ نہیں مانتے اور سارا دربار بگڑ جانے کو تیار ہے تو ڈر گیا کہ میرا تخت بھی نہ جاتا رہے اس لئے مسلمان نہ ہوا، قیصر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات اس طرح دریافت کئے کہ جو کوئی شخص مکہ سے آیا ہوا شام میں ملے اسے دربار میں حاضر کیا جائے، تلاش کرنے والوں کو ابوسفیان اموی ملا، اس کے ساتھ کچھ اور آدمی بھی تھے اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی لڑائیاں بھی لڑچکا تھا اور ان دنوں میں بھی وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سخت دشمن تھا۔

ابوسفیان: میں قریشی ہوں۔

قیصر: کیا قربت ہے؟

ابوسفیان: وہ میرا چچیرا بھائی ہے، یہ اس لئے کہا کہ قافلہ میں میرے سوا اور کوئی عبد مناف کی نسل سے نہ تھا۔

قیصر: اسے آگے بلاؤ، اور اس کے ساتھیوں کو اس کے مونڈھے کے برابر کھڑا کردو، میں اس سے کچھ باتیں پوچھوں گا، ساتھیوں کو سمجھادو کہ اگر یہ جھوٹ بولے تو بتلادیں۔

ابوسفیان: کہتا ہے کہ مجھے شرم آئی کہ میرے ساتھی مجھے جھٹلائیں گے نہیں تو میں بہت باتیں بناتا۔

قیصر: اس کا نسب کیا ہے؟

ابوسفیان: وہ عالی نسب ہے۔

قیصر: کسی اور نے بھی کبھی ایسا دعویٰ کیا ہے؟

ابوسفیان: نہیں۔

قیصر: اس شخص کو کبھی جھوٹ بولنے کی تہمت دی گئی؟

ابوسفیان: نہیں۔

قیصر: اس کے باپ دادا میں کوئی بادشاہ بھی ہوا ہے؟

ابوسفیان: نہیں۔

قیصر: سردار لوگ اس کا مذہب مان رہے ہیں یا غریب لوگ؟

ابوسفیان: غریب لوگ۔

قیصر: وہ بڑھ رہے ہیں یا گھٹ رہے ہیں؟

ابوسفیان: بڑھ رہے ہیں۔

قیصر: کوئی شخص بیزار ہو کر اس کے دین کو چھوڑ بھی دیتا ہے؟

ابوسفیان: نہیں۔

قیصر: وہ عہد شکنی بھی کرتا ہے؟

ابوسفیان: نہیں، ہاں اب ہمارا عہد ہوا ہے اور ڈر ہے کہ وہ توڑ دے گا، ابوسفیان کا کہنا ہے کہ میں اتنی بات سے زیادہ کوئی بات نہ کہہ سکا، جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کی نکلتی اور میرے ساتھی مجھے نہ جھٹلاتے۔

قیصر: کبھی تمہاری اس کی جنگ ہوئی؟

ابوسفیان: ہاں۔

قیصر: پھر کیا رہا؟

ابوسفیان: کبھی وہ جیتا اور کبھی ہم۔

قیصر: اس کی تعلیم کیا ہے؟

ابوسفیان: وہ کہتا ہے اکیلے خدا کی عبادت کرو، کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ، باپ دادا کے ٹھاکروں، بتوں کی پوجا نہ کرو، نماز پڑھو، صدقہ دو، پرہیزگار رہو، عہد پورا کرو، امانتیں ادا کرو۔

قیصر نے ترجمان سے کہا کہ اسے بتلا دو: تو کہتا ہے کہ وہ عالی نسب ہے، بے شک نبی ایسے ہی ہوا کرتے ہیں، تو کہتا ہے کہ اس سے پہلے کسی نے ایسا دعویٰ نہیں کیا، اگر ایسا ہوتا تو میں سمجھ لیتا کہ وہ اسی کی ریس کرتا ہے، تو کہتا ہے کہ دعویٰ سے پہلے کوئی بھی اسے جھوٹا ہونے کی تہمت نہ دیتا تھا تو اب یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ جس شخص نے کبھی انسان پر جھوٹا نہیں باندھا وہ خدا پر جھوٹ باندھنے لگے، تو کہتا ہے کہ اس کے باپ دادا میں سے کوئی بادشاہ نہ تھا اگر ایسا ہوتا تو میں سمجھتا کہ باپ دادا کا ملک چاہتا ہے، تو کہتا ہے کہ اس کے مذہب میں غریب مسکین داخل ہو رہے ہیں، بیشک یہی لوگ پہلے پہل نبیوں کے ماننے والے ہوتے ہیں، تو کہتا ہے کہ مسلمان بڑھ رہے ہیں، بیشک ایمان کی یہی تاثیر ہے کہ وہ بڑھتا رہتا ہے جب تک وہ پورا کمال حاصل نہ کرلے، تو کہتا ہے کہ اس کے دین سے کوئی بیزار نہیں ہوتا، بیشک ایمان کی یہی حالت ہے کہ جب دل کے اندر جا پہنچتا ہے تو پھر دل سے جدا نہیں ہوتا، تو کہتا ہے کہ وہ کبھی عہد سے نہیں پھرتا، بیشک نبی ایسے ہی ہوا کرتے ہیں، تو کہتا ہے کہ ہم میں جنگ ہوئی ہیں اور ایک مرتبہ وہ غالب رہا، ایک مرتبہ تم، ہاں نبیوں کی بھی آزمائش ہوتی ہے مگر آخر نبی کو فتح ہوتی ہے، تو کہتا ہے کہ وہ ایک خدا کی عبادت کرنے کو اور شرک نہ کرنے کو کہتا ہے، وہ باپ دادا کے جھوٹے معبودوں سے روکتا ہے، نماز، سچائی، پرہیزگاری، وفائے عہد، ادائے امانت کا حکم دیتا ہے۔ بیشک نبی کے یہی طریقے ہوتے ہیں۔

قیصر نے پھر کہا کہ میں جانتا تھا کہ ایک نبی کا ظہور ہونے والا ہے مگر یہ گمان نہ تھا کہ وہ ملک عرب میں ہوگا، دیکھ! اگر تیرے جواب سچے ہیں تو وہ ایک دن اس جگہ کا بھی مالک بن جائے گا، جہاں میں بیٹھا ہوں۔ کاش میں اس تک پہنچ سکتا، کاش میں اس کے پاؤں دھویا کرتا۔

۶-ہجری کے بعد اور بھی بہت سے نامی نامی مسلمان ہوئے تھے ان لوگوں نے پہلے اسلام کی بابت سنا، پھر خود بھی پڑتال کی اور جب سچائی کا پتہ چل گیا تب مسلمان ہوئے، مشہور لوگوں کے نام درج ذیل ہیں:

(۱) ثمامہ والی نجد ۷ ہجری میں مسلمان ہوا۔

(۲) جبلہ شاہ غسان بھی مسلمان ہوا، (۳) فروہ بن عمرو خزائی (قیصر کی طرف سے ملک شام کا گورنر تھا) ۷ ہجری میں مسلمان ہوا۔ جب قیصر نے سنا کہ وہ مسلمان ہوگیا تو فروہ کو بلایا اور حکم دیا کہ اسلام چھوڑ دے، اس نے نہ مانا، قیصر نے قید کرلیا پھر بھی وہ پکا رہا، تب پھانسی پر چڑھا دیا، وہ پھانسی پر چڑھتا ہوا بھی شکر کرتا تھا کہ اسلام پر مرتا ہوں، (۴) خالد بن ولید،

توجہ فرمائیں

فتنہ قادیانیت اور دیگر باطل فتنوں سے باخبر رہنے کے لئے
ہفت روزہ "ختم نبوت" کا مطالعہ کیجئے۔
اس کے خریدار بنئے اور دیگر دوست و احباب کو بھی اس طرف توجہ دلائیں۔
ہفت روزہ "ختم نبوت" میں اشتہار دے کر جہاں آپ اپنی تجارت کو فروغ دیں گے، وہاں آپ کے لئے اس کار خیر میں شرکت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دیرینہ محبت و تعلق کی بنا پر قیامت کے دن شفاعت کا ذریعہ بھی بنیں گی۔ انشاء اللہ العزیز۔

(۵) عثمان بن طلحہ، (۶) عمرو بن عاص مکہ کے مشہور سردار تھے، خود مدینہ پہنچے اور مسلمان ہوئے ۸ ہجری، (۷) مشہور دشمن اسلام ابوجہل کا بیٹا عکرمہ بڑا بہادر نامی سردار تھا ۸ ہجری میں مسلمان ہوا (۸) عدی اپنے علاقے کا رئیس تھا، مشہور سخی حاتم طائی کا بیٹا تھا، بڑا بہادر تھا ۹ ہجری میں مسلمان ہوا، (۹) اکیدر دومۃ الجندل کا والی تھا ۹ ہجری میں مسلمان ہوا، (۱۰) ذی الکلاع، یہ طائف اور کچھ حصہ یمن اور قبائل حمیر کا بادشاہ تھا، خدا کہلایا کرتا تھا، سجدے کرایا کرتا، جب مسلمان ہوا تو سلطنت چھوڑ کر غریبانہ رہا کرتا تھا ۹ ہجری میں مسلمان ہوا۔

قبائل کا مسلمان ہونا

بادشاہوں، حکمرانوں کے سوا عرب کے بڑے بڑے قبیلے جو اسلام کی ہدایت سے، دل کے شوق اور محبت سے مسلمان ہوئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کو دور دور سے مدینہ آئے وہ بھی بہت ہیں، ان کے حالات کو کتاب ''رحمۃ للعالمین'' میں پڑھنا چاہئے۔

۸ ہجری یا ۲۰ نبوت

مکہ جہاں سے کافروں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نکالا تھا، جہاں کسی غریب مسلمان کا زندہ رہنا مشکل تھا، جہاں اسلام کی بات کرنا بھی کسی کو آسان نہ تھا، اس سال فتح ہوگیا۔ کعبہ جہاں تین سو ساٹھ بُت رکھے تھے، بتوں سے پاک ہوا اور جس کام کے لئے یہ مسجد چار ہزار سال سے بنائی گئی تھی یعنی خدائے واحد کی عبادت، اب وہی اس میں جاری ہوئی۔

۹ ہجری یا ۲۱ نبوت

(۱) اس سال حج فرض ہوا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر صدیقؓ کو حاجیوں کے قافلہ کا امیر بنایا اور کئی سو مسلمانوں نے حج ادا کیا۔

(۲) حضرت علی المرتضیٰؓ نے میدان حج میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اعلان کیا کہ اب آگے کوئی مشرک خانہ کعبہ کا طواف نہ کر سکے گا، جن لوگوں نے عہد شکنی کی ہے ان کے ساتھ کوئی عہد باقی نہ سمجھا جائے۔

غزوات

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ آ بسے تھے تب دشمنوں نے فوجیں اکٹھی کیں اور کئی مرتبہ مسلمانوں پر حملہ آور ہوئے، پہلے تو مسلمانوں نے صبر کیا پھر انہوں نے بھی کئی مرتبہ آگے بڑھ کر دشمن کی حملہ آور فوجوں کو تتر بتر کیا، یہ جھگڑے ۲ ہجری سے شروع ہوئے اور ۹ ہجری تک سات سال رہے، مشہور غزوات یہ ہیں: (۱) بدر ۲ ہجری، (۲) اُحد ۳ ہجری، (۳) خندق ۵ ہجری، (۴) خیبر ۵ ہجری، (۵) مکہ ۸ ہجری، (۶) حنین ۸ ہجری، (۷) تبوک ۹ ہجری۔

۱۰ ہجری یا ۲۲ نبوت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا ایک لاکھ چوبیس ہزار مسلمان شامل حج تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر اسلام کے سارے اصول سمجھائے، جاہلیت کی رسموں، شرک کی باتوں کو ملیامیٹ کیا، امت کو الوداع کہا۔

۱۱- ہجری

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ۲۳ برس ۵ دن تک اللہ کے احکام بندوں کو پہنچا کر خدا کا سچا، سیدھا راستہ دکھا کر ۱۲/ ربیع الاوّل کو دوشنبہ کے دن دنیا سے کوچ فرمایا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

خطبہ

وفات سے ایک مہینہ پہلے سب کو بلا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مسلمانو! خدا تم کو سلامتی سے رکھے، تمہاری سلامتی فرمائے، تمہاری حفاظت فرمائے، تمہیں بچائے، تمہاری مدد کرے، تم کو بلند کرے، ہدایت اور توفیق دے، اپنی پناہ میں رکھے، آفتوں سے بچائے، تمہارے دین کو تمہارے لئے محفوظ بنائے، میں تم کو تقویٰ کی اور اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں، تم کو خدا کے سپرد کرتا ہوں اور تم کو اپنا جانشین بناتا ہوں اور تم کو خدا کے عذاب سے ڈراتا ہوں۔

امید ہے کہ تم بھی لوگوں کو اس سے ڈراؤ گے، تم کو چاہئے کہ خدا کے بندوں اور بستیوں میں سرکشی، تکبر اور بڑھ کے چلنے کو نہ پھیلنے دو، آخرت کا گھرانہی کے لئے ہے جو دنیا میں نہیں چلتے بڑھ کر اور فساد نہیں کرتے اچھی عاقبت صرف متقین کی ہے۔ فرمایا: جو بڑی بڑی حکومتیں تم کو ملیں گی میں ان کو دیکھ رہا ہوں، مجھے ڈر نہیں رہا کہ تم مشرک بن جاؤ گے لیکن ڈر ہے کہ دنیا کی رغبت اور فتنہ میں پڑ کر کہیں ہلاک نہ ہو جاؤ، جیسے پہلی امتیں ہلاک ہوگئیں۔''

انتقال سے پہلے کچھ دن، سب مسلمانوں کو بلایا، انصار و مہاجرین کی بابت ہدایتیں اور نصیحتیں فرمائیں، پھر فرمایا کہ اگر کسی شخص کا حق مجھ پر ہو تو بتادے، پھر لوگوں کے حق میں دعائیں کیں، بیماری کے دنوں میں فرمایا: ''لوگو! لونڈی و غلام کی بابت خدا کو یاد رکھو، ان کو خوب پہناؤ، خوب کھلاؤ اور ان سے ہمیشہ نرمی سے بات کرو۔'' نزاع کی حالت میں فرمایا: ''نماز، نماز، لونڈی غلام کے حقوق! آخر لفظ جو آسمان کی طرف آنکھ اٹھا کر فرمایا: اللّٰھم بالرفیق الاعلیٰ... اللہ برترین رفیق!...

☆☆............☆☆

حاجی معراج دینؒ کی رحلت

مولانا اللہ وسایا مدظلہ

۲۴/فروری ۲۰۰۹ء بروز منگل رات ۲ بجے حاجی معراج دینؒ ملتان میں رحلت فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

حاجی معراج دین صاحب گورداسپور قصبہ مسانیاں کے رہنے والے تھے۔ مسانیاں قادیان کے جوار میں واقع ہے، مسانیاں وہ جگہ ہے کہ جب مرزا محمود قادیانی نے اپنے آقایان ولی نعمت انگریز کے قدموں پر سجدہ ریز ہوکر حضرت امیر شریعتؒ کے قادیان میں داخلہ پر پابندی لگوادی، کئی بار ایسے ہوا، تب احرار رہنما جناب ماسٹر تاج الدین انصاریؒ نے پابندی کی مدت ختم ہوتے ہیں امیر شریعتؒ کا مسانیاں میں جلسہ رکھ دیا۔

گردونواح اور خود قادیان کے بہت سارے مسلمان مسانیاں میں حضرت امیر شریعتؒ کے بیان سے مستفیض ہوئے۔ ماسٹر تاج الدین انصاری نے گاڑی والے سے کہہ کر بٹالہ جانے کے لئے سیدھے راستہ جانے کی بجائے قادیان کا راستہ اختیار کیا۔ بغیر ارادہ وخبر کے حضرت امیر شریعتؒ قادیان پہنچ گئے۔ ماسٹر صاحب نے فوری منادی کرا کر مسجد میں حضرت امیر شریعتؒ کا بیان کرا کر بٹالہ بھجوادیا۔ مرزا محمود قادیانی کا یہ پروپیگنڈا کہ حضرت امیر شریعت قادیان میں آئے تو امن وامان کا مسئلہ پیدا ہوجائے گا، وہ پادر ہوا ہوا، انگریز حکومت کے حضرت امیر شریعتؒ کے قادیان میں داخلہ پر پابندی کا جواز باقی نہ رہا۔ حاجی معراج دین نے اسی مسانیاں میں آنکھ کھولی۔ قادیان کے جوار میں ہونے کی وجہ سے قادیانی فتنہ سے آگاہی حاجی صاحب کی گھٹی میں پڑی ہوئی تھی۔

تقسیم کے بعد ملتان آکر آباد ہوئے تو حضرت امیر شریعتؒ اور مجاہد ملت حضرت جالندھریؒ سے برابر رابطہ رہا، ہر جلسہ میں طبعی مناسبت کی وجہ سے شریک ہوتے، پیر طریقت حضرت خواجہ فضل علی قریشیؒ، مسکین پور شریف کے خلیفہ مجاز حضرت مولانا عبدالغفور مدنیؒ سے بیعت کا تعلق ہوا، ان کے انتقال کے بعد ان کے خلیفہ مولانا سیّد محمد عبداللہ شاہ کراچی والوں سے بیعت کا رشتہ جوڑا، سیّد محمد عبداللہ شاہ صاحب نے مسکین پور خانقاہ شریف میں قائم مدرسہ تعلیم القرآن کی نگرانی ملتان کے حاجی اصغر علی مرحوم اور حاجی معراج دین مرحوم کے سپرد کی۔ حاجی اصغر علی مرحوم کے بعد اکیلے اس ذمہ داری کو بھرپور نبھایا۔ متذکرہ دونوں حضرات کا تبلیغی جماعت سے گہرا تعلق تھا۔ حاجی معراج دین نے متعدد مساجد بنوائیں، تعلیم الاسلام گورنمنٹ ہائی اسکول چناب نگر کی مسلم مسجد حاجی صاحب نے اپنی نگرانی میں بنوائی، بنیادی طور پر آپ الیکٹرک کے شعبہ سے تعلق رکھتے تھے۔

نشتر ہسپتال ملتان کا عرصہ تک الیکٹرک کا شعبہ آپ کے سپرد رہا۔ نشتر ہسپتال کے شعبہ حادثات سے انٹری گیٹ کے پاس مسجد کو وسعت دی، اس کا انتظام وانصرام احسن وجوہ پر چلایا۔

خانقاہ سراجیہ کے ٹیوب ویل کی درستگی کے لئے آپ نے خدمات سرانجام دیں، چناب نگر مدرسہ ختم نبوت کے ٹیوب ویل کی نگرانی از خود انہوں نے اپنے ذمہ لے رکھی تھی، سالانہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس سے شروع ہونے سے ایک شب پہلے اس ٹیوب ویل میں چارپائی ڈال دیتے اور کانفرنس کے اختتام تک ٹیوب ویل کو چلانے اور بند کرنے کا کام اپنے ذمہ لے لیتے۔ مجال ہے کہ پانی کی کمی ہونے پائے، ہر سال بڑھتی ہوئی حاضری کو سامنے رکھ کر پانی کے انتظام میں وسعت کے منصوبے سوچتے رہتے۔

مدرسہ مسکین پور، مدرسہ ومسجد مدنی نشتر ہسپتال ملتان کے آخری سانس تک نگراں رہے، ہر سال ایک دو بار حج وعمرہ کا سفر کرنے کا آپ کا معمول رہا، شب جمعہ واجتماع رائے ونڈ کا کبھی ناغہ نہ ہوا۔

قیام چناب نگر کے دوران مسلم کالونی میں گزرنے والے قادیانیوں کو گھیر کر قادیان کے ہمسائے ہونے کے ناتہ ہموار کرکے قادیانیت کے کفر کو ان پر واضح کرتے، ان کی گفتگو سادہ مگر پرتاثیر ہوتی تھی، زندگی بھر دین پر عمل پیرا رہے، عبادت وتبلیغ اور دین والوں سے تعلق سے ہی ان کی زندگی میں بہار کی کیفیت رہی، آخری عمر میں دنیا سے انقطاع پیدا ہوگیا، اس کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھتے تھے۔

آخری دن آپ کو اختلاج قلب کی تکلیف ہوئی، ہسپتال میں چند گھنٹے گزار کر گھر منتقل ہوگئے، رات کو پھر تکلیف ہوئی گھر والوں نے ہسپتال جانے کا کہا مگر صاف انکار کردیا ذکر کرتے، درود شریف پڑھتے، کلمہ کا ورد کرتے ہوئے رات ۲ بجے کے قریب مالک الملک کے حضور حاضر ہوگئے، عصر کے بعد جنازہ جامع مسجد ابدالی روڈ تبلیغی مرکز میں حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے پڑھایا اور اپنی تعمیر کردہ مسجد نشتر ہسپتال ملتان کے کونے میں نشتر قبرستان میں رحمت حق کے سپرد ہوگئے، حق تعالیٰ ان کی بال بال مغفرت فرمائے۔ آمین۔ ☆☆☆

قادیانی دجل وفریب

گزشتہ دنوں ”آپ کے مسائل اوران کا حل“ کی ڈاک میں قادیانیوں سے قطع تعلق اور بائیکاٹ سے متعلق، راقم الحروف کے ایک جواب کے سلسلہ میں جناب انعام الحق کراچی، کا ایک تفصیلی مکتوب موصول ہوا، جس میں موصوف نے لکھا کہ: ”جب میں نے قادیانیوں سے بائیکاٹ سے متعلق آپ کا جواب اپنے قادیانی دوستوں کو دکھایا تو انہوں نے اس کے برعکس جو کچھ دکھایا، اُسے دیکھ کر میرا سر شرم سے جھک گیا، اس لئے کہ آپ نے تو مرزا غلام احمد قادیانی کو گستاخ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بدترین دشمن لکھا تھا جبکہ قادیانیوں نے مرزا صاحب کی وہ تحریریں دکھائیں، جن سے گویا ان کا عاشق رسول ہونا ثابت ہوتا ہے۔“ پیش نظر تحریر اسی خط کا جواب ہے۔ جسے اصل خط سمیت افادۂ عام کے لئے بصائر وعبر کی جگہ شائع کیا جاتا ہے:

مولانا سعید احمد جلال پوری

”بخدمت جناب مولانا سعید احمد جلال پوری صاحب سلام دعا کے بعد عرض ہے کہ: آج کے اس معاشرے میں ہر شخص کے بعض لوگوں سے دوستانہ تعلقات ہوتے ہیں، اور یہ اخلاق اور طبیعت کی بنا پر ہوتے ہیں نہ کہ مسلک یا گروہ کی وجہ سے، آپ لاکھ کوشش کرلیں، لوگ نہیں ہٹیں گے، دوسری بات کہ آج ایک بچہ بھی کسی بات کی دلیل یا ثبوت چاہتا ہے۔

میں جنگ کا پرانا قاری ہوں خصوصاً جمعۃ المبارک اقراء صفحہ کا، آئے دن اس میں آپ قادیانیت کے خلاف تو اظہار کرتے ہی تھے، مگر جمعۃ المبارک ۹/مئی ۲۰۰۸ء کو ایک خاتون کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ: قادیانی نہ صرف کافر وزندیق ہیں، یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بدترین دشمن اور گستاخ ہیں، بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی.... نے حضرت آدم علیہ السلام سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی توہین کی ہے۔

آپ کے اس بیان سے جب قادیانی دوست کو جواب دینے کا کہا تو سر شرم سے جھک گیا اور معلوم ہوگیا کہ جس طرح کافر تعصب ومخالفت میں اندھے ہوکر ہمارے پیارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر الزامات لگاتے ہیں، اسی طرح آپ مولوی حضرات کررہے ہیں، کیونکہ قادیانی نے اپنے مرزا صاحب کی تحریرات دکھائیں، جن میں لکھا تھا کہ:

”سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیرالوریٰ یہی ہے
وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے
مصطفی پر ترا بے حد ہو سلام اور رحمت
اس سے یہ نور لیا بار خدایا ہم نے
ربط ہے جان محمدؐ سے میری جاں کو مدام
دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے“
(درثمین)

☆...... پھر مرزا صاحب کی کتاب آئینہ کمالات اسلام ص:۱۶۰، میں ہے کہ:

”وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسان کامل کو وہ ملائک میں نہیں تھا نجوم... قمر... آفتاب... زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا، وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ غرض وہ کسی چیز ارضی وسماوی میں نہیں تھا، صرف انسان میں تھا یعنی انسان کامل میں، جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سیّد و مولیٰ سیّد الانبیاء سیّد الاخیار محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔“

دوسری بات یہ ہے کہ مرزا صاحب کی اس کتاب کے نام ہی سے ظاہر ہے کہ اسلام کے کمالات کا آئینہ۔

☆...... پھر مرزا صاحب کی ایک اور کتاب اتمام الحجۃ، ص:۳۶ میں ہے:

”ایک عالم کا عالم مرا ہوا اس کے آنے سے زندہ ہوگیا، وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء، امام الاصفیاء، ختم المرسلین جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، اے پیارے خدا اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتداء دنیا سے تو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔“

مولوی صاحب! اب غور کرلیں کہ ختم المرسلین ماننے کا بھی ثبوت ہے اور کمال درود وسلام کا بھی۔

☆...... مرزا صاحب کی ایک اور تصنیف سراج منیر ص:۸۲ میں ہے کہ:

''ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلۂ نبوت میں سے اعلیٰ درجہ کا جواں مرد نبیؐ اور زندہ نبیؐ اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبیؐ صرف ایک مرد کو جانتے ہیں، یعنی وہی نبیوں کا سردار، رسولوں کا فخر، تمام مرسلوں کا سرتاج، جس کا نام محمد مصطفیٰ واحمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے، جس کے زیر سایہ دس دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے جو پہلے اس سے ہزاروں برس تک نہیں مل سکتی۔''

☆...... مرزا صاحب کی کتاب حقیقۃ الوحی ص:۱۱۵ میں ہے:

''پس میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبیؐ جس کا نام محمدؐ ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے، اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہوسکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا، وہ توحید جو دنیا سے گم ہوچکی تھی، وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا، اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع انسان کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی، اس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا، اس کو تمام انبیاء علیہم السلام اور تمام اولین وآخرین پر فضیلت بخشی...... ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی ہے۔''

☆...... چشمہ معرفت ص:۲۸۸ میں ہے:

''محمد عربی بادشاہ دو سرا،
کرے ہے روح جس کے در کی دربانی
اسے خدا تو نہیں کہہ سکوں پر کہتا ہوں،
کہ اس کے مرتبہ دانی میں ہے خدا دانی''

☆...... اتمام الحجۃ ص:۳۶ میں ہے کہ:

''اگر یہ عظیم الشان نبی دنیا میں نہ آتا تو پھر جس قدر نبی دنیا میں آئے جیسا کہ یونسؑ، ایوبؑ اور مسیحؑ بن مریم، ان کی سچائی پر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہیں تھی۔ اگرچہ سب مقرب اور وجیہ اور خدا تعالیٰ کے پیارے تھے، یہ اس نبی کا احسان ہے کہ یہ لوگ بھی دنیا میں سچے سمجھے گئے۔ اللہم صل وسلم وبارک علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین۔''

☆...... جہاں تک حضرت مسیح ابن مریم کی توہین کا الزام ہے تو یہ بھی قادیانیوں کو ہی سچا ثابت کرتا ہے کہ اگر مرزا صاحب انگریزوں کے خود کاشتہ تھے تو ان کے خدا کی توہین کیونکر کرسکتے تھے؟ جب کہ مرزا صاحب حضرت مسیح علیہ السلام کو بھی سچا اور برحق نبی مانتے تھے۔

☆...... اپنی تصنیف تحفہ قیصریہ، روحانی خزائن ج:۱۲، ص:۲۷۲ پر ہے:

''مسیح خدا کے نہایت پیارے اور نیک بندوں میں سے ہے اور ان میں سے ہے جو خدا کے برگزیدہ لوگ ہیں۔''

☆...... کتاب البریہ روحانی خزائن ج:۱۳، ص:۱۵۳ میں ہے:

''ہم لوگ... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایک صادق اور راست باز اور ہر ایک ایسی عزت کا مستحق سمجھتے ہیں جو سچے نبی کو دینی چاہئے۔''

☆...... قادیانیوں کے بہت سارے حوالوں میں سے میں نے چند عرض کئے ہیں۔ اب آپ پر لازم ہے کہ اپنی بات کہ مرزا صاحب نے تمام نبیوں کی توہین کی ہے۔ ثابت کریں۔ اگر ایسا نہ کیا تو کس کا جھوٹا ہونا ثابت ہوگا؟

منجانب:
انعام الحق، کراچی''
۱۴/۵/۲۰۰۸ء

جواب: میرے عزیز! اللہ تعالیٰ آپ کی غلط فہمیوں کو دور فرمائے اور آپ کو قادیانی مکروعیاری سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین، آپ کی غلط فہمی دور کرنے کے لئے مختصراً دو چار باتیں عرض کرنا چاہوں گا، اگر آپ نے خالی الذہن ہوکر ان کو پڑھا اور غور وفکر کیا تو ان شاء اللہ آپ کی شرمندی دور ہوکر آپ کی تشفی ہوجائے گی، ملاحظہ ہوں:

۱:...... آپ کی یہ بات حقائق کے خلاف ہے کہ آدمی کسی سے دوستی محض اخلاق ومحبت کی بناء پر لگاتا ہے، یہ بات کسی غیر مسلم اور لامذہب کی حد تک تو شاید درست ہو، کیونکہ ان کے ہاں دین، مذہب، قبر، آخرت اور جنت وجہنم کی کوئی اہمیت نہیں ہے، جہاں تک مسلمانوں اور دین داروں کا تعلق ہے، وہ اپنے ہر قول، فعل اور عمل میں دین، مذہب، قبر، آخرت، جنت اور جہنم کے نفع نقصان کو پیش نظر رکھتے ہیں۔

۲:...... آپ نے لکھا ہے کہ میں نے ایک خاتون کے جواب میں قادیانیوں کو ''کافر، زندیق اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بدترین دشمن وگستاخ'' لکھا ہے، پھر جب آپ نے قادیانی دوستوں کو اس

کاجواب دینے کے لئے کہا تو انہوں نے گویا مرزا غلام احمد قادیانی کی کتب کے حوالہ سے ثابت کیا کہ مرزا صاحب حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے گستاخ اور بے ادب نہیں تھے، بلکہ وہ تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے عاشق تھے اور وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی راست باز اور اولوالعزم نبی جانتے اور مانتے تھے۔

میرے عزیز! قادیانیوں نے آپ کو مرزا غلام احمد قادیانی کی تصویر کا ایک رخ دکھایا ہے اور انہوں نے آپ کو مرزا غلام احمد قادیانی کی وہ عبارتیں دکھائیں، جو اس کے دعویٰ نبوت، مسیحیت سے پہلے کی تھیں یا اس کی متضاد تحریروں میں سے ان مضامین پر مشتمل تھیں، جن میں اس نے بظاہر شرافت کا مظاہرہ کیا ہے۔

میرے عزیز! جیسے مرزا غلام احمد قادیانی کے ''رخ زیبا'' کے دو پہلو تھے، ایک آنکھ ٹھیک تھی تو دوسری بھینگی۔ ٹھیک اسی طرح اس کی تحریرات اور کتب کے چہرہ کے بھی دو رخ تھے، ایک خوشنما تو دوسرا بھیانک اور ڈراؤنا۔ اس لئے آپ کے مرزائی دوستوں نے آپ کو مرزا جی کی تحریروں کا نام نہاد خوشنما منظر اور شریفانہ پہلو دکھایا اور آپ اس سے متاثر ہو کر شرمندہ ہو گئے۔

میرے عزیز! یہ مرزائیوں کا پرانا حربہ ہے کہ وہ جب کسی بھولے بھالے مسلمان کو گھیرتے ہیں، تو پہلے پہل اُسے مرزا غلام احمد قادیانی کے بھیانک عقائد و نظریات اور باعث نفرت تحریریں نہیں د کھاتے، ہاں جب کوئی انسان مکمل طور پر ان کے رنگ میں رنگ جاتا ہے تب وہ اس کو مرزا جی کی اصل تصویر دکھاتے ہیں، چونکہ اس وقت تک وہ اپنی متاع دین و ایمان غارت کر چکا ہوتا ہے اور اپنی کشتیاں جلا کر قادیانی جہنم میں کود چکا ہوتا ہے، اس لئے وہ اپنے اندر قادیانی نوازشات سے منہ موڑنے کی ہمت و جرأت نہیں پاتا۔

یہ دوسری بات ہے کہ کچھ خوش قسمت، بعض اوقات حقیقت حال واضح ہو جانے کے بعد، قادیانیت پر دو حرف بھیج کر دوبارہ اسلام کی طرف لوٹ آتے ہیں، چنانچہ قادیانیوں کے دجل و فریب اور ایک سلیم الفطرت انسان کی قادیانیت سے تائب ہونے کی داستان اور تفصیلات ملاحظہ ہوں:

''خاکسار کا نام محمد مالک ہے' عرصہ دراز سے جرمنی میں مقیم ہوں' میری جرمن بیوی ہے' جس سے چار بچے ہیں' پھولوں کی دو دکانیں ہیں' یہاں ذاتی مکان ہے' شکر الحمدللہ کہ اچھی گزر بسر ہو رہی ہے۔

میرے احمدی دوست بلکہ اب قادیانی کہنا مناسب ہوگا' کافی تھے' ان ہی سے امام مہدی کا ذکر سنا اور قادیانی ہو گیا' مجھے بتایا گیا کہ یہ وہی امام مہدی ہے' جس کا ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا۔ یہ ۲۶/دسمبر ۱۹۹۸ء کا واقعہ ہے۔ مجھ پر گھر والوں' دوستوں اور رشتہ داروں کا بہت دباؤ پڑا مگر میں ثابت قدم رہا' میں نے سو مساجد اسکیم کے تحت (قادیانیوں کو) بیس ہزار مارک دینے کا وعدہ بھی کیا' جس میں سے تقریباً سولہ ہزار کی ادائیگی کر دی' ماہانہ چندہ مع فیملی کے تقریباً چار سو مارک دیتا رہا' تقریباً ایک سال میں مجلس انصار اللہ جماعت پل ہائم کا زعیم بھی رہا۔ چند ماہ قبل ایک قادیانی دوست نے ہی مجھے بتایا کہ: ''ہم مرزا غلام احمد کو صرف امام مہدی ہی نہیں بلکہ نبی اور رسول بھی مانتے ہیں اور ایک جگہ مرزا صاحب یہ بھی لکھتے ہیں کہ: میں نے کشف میں دیکھا کہ خدا تعالیٰ میرے جسم میں داخل ہو گیا اور مجھ میں تحلیل ہو گیا اور میں نے محسوس کیا کہ اب میں ہی خدا ہوں اور اس کے بعد ساری دنیا میں نے بنائی وغیرہ وغیرہ۔''

میں نے اسی وقت جماعت سے رابطہ کیا اور کہا کہ مجھے دھوکہ میں رکھا گیا ہے' مجھے بتایا گیا کہ ہم قرآن اور حدیث کی روشنی میں یہ سب کچھ ثابت کر سکتے ہیں۔

میں نے کہا کہ محترم مربی جلال شمس صاحب تشریف لائیں اور میں مسلمان علماء سے رابطہ کرتا ہوں' دونوں آمنے سامنے بیٹھیں' جو بھی سچا ہوگا' میں مان لوں گا۔''

(پیکر اخلاص، ص:۹۰،۹۱)

اس کے ساتھ ساتھ مولانا منظور احمد الحسینی کے مناظرہ کولون، جرمنی، کی تفصیلی روئیداد میں ہے کہ محمد مالک نے مناظرہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے مجلس مناظرہ کے شرکاء سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ:

''آج سے دو سال پہلے میں قادیانی ہوا تھا' اور مجھے قادیانیوں نے بتلایا تھا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے صرف مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہے' مگر کچھ دنوں پہلے مجھے یہ معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی نے نبی' رسول اور خدا ہونے کا بھی دعویٰ کیا ہے' لہٰذا میں نے یہ مجلس اسی لئے منعقد کرائی ہے تاکہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے' میں مسلمانوں کے نمائندے مولانا منظور احمد الحسینی سے درخواست کروں گا کہ وہ قادیانی کتب کے حوالے سے بتلائیں کہ مرزا قادیانی نے یہ دعاوی

کئے ہیں یا نہیں؟ چنانچہ مولانا منظور احمد الحسینیؒ نے تمام حاضرین کے سامنے بالتفصیل قادیانی کتب سے یہ ثابت کیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے ۲۰۰ سے زائد دعاوی کئے ہیں' جن میں سے اس کا ایک دعویٰ نبوت ورسالت کا ہے' دوسرا دعویٰ اس نے یہ کیا کہ نعوذ باللہ وہ خود محمد رسول اللہ بن گیا ہے اور تیسرا دعویٰ اس نے خدا ہونے کا کیا ہے اور انہوں نے ان دعاوی کو مرزا قادیانی کی کتابوں" روحانی خزائن" سے' جو ساری ان کے پاس اس وقت موجود تھیں' ثابت کیا۔ علم ودلائل کی روشنی میں قادیانی مربی اور ان کے رفقاء لاجواب ومبہوت ہوگئے۔ چنانچہ ان تمام حوالہ جات کو سن کر محمد مالک دوبارہ کھڑے ہوئے اور مرزائیوں کو مخاطب کرکے کہا کہ: "مجھے تم نے دو سال تک دھوکہ دیئے رکھا' آج تمہاری کتابوں سے ثابت کردیا گیا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے مذکورہ بالا یہ تمام دعاوی کئے تھے' آج مجھ پر یہ حقیقت حال واضح ہوگئی ہے' لہٰذا میں سب حاضرین کے سامنے اعلان کرتا ہوں کہ آج سے میرا قادیانی مذہب سے ہر طرح کا تعلق ختم ہے' یہ جھوٹا مذہب تمہیں مبارک ہو' اور میں توبہ کرکے اسلام میں داخل ہوتا ہوں۔"

(بکرا خلاص، ص:۸۴، ۸۵)

میرے عزیز! یہ قادیانیوں کی پرانی اور غلیظ روش رہی ہے کہ وہ سیدھے سادے مسلمانوں کو دھوکا سے گمراہ کرتے ہیں، اس لئے وہ شروع شروع میں انہیں مرزا غلام احمد قادیانی کی حقیقی تصویر نہیں دکھاتے۔ لہٰذا مناسب ہوگا کہ آپ کی غلط فہمی دور کرنے کے لئے آپ کے سامنے مرزا غلام احمد قادیانی کی، حضرات انبیاء کرامؑ کی توہین و تنقیص پر مبنی غلیظ تحریریں پیش کردی جائیں، تاکہ آپ کے سامنے دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی نکھر کر سامنے آجائے۔

میرے عزیز! آپ کو قادیانیوں نے بتلایا کہ مرزا غلام احمد قادیانی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا گستاخ نہیں بلکہ مداح تھا اور انہوں نے آپ کو مرزا کی وہ عبارتیں دکھائیں، جن سے ثابت ہوتا ہے کہ چشم بددور! مرزا قادیانی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشق صادق تھا۔

میرے عزیز! یہ بات اپنی جگہ درست ہے کہ مرزا جی ماں کے پیٹ سے کافر، مرتد، زندیق اور دجال پیدا نہیں ہوا تھا، بلکہ وہ بعد میں انگریزوں کی تحریک اور ان کے ایماء پر گستاخ و مرتد بنا تھا، اس لئے اس کی شروع کی کتابوں اور تحریروں میں وہ کچھ نہیں تھا، جو اس نے بعد میں اُگلا، لہٰذا جب وہ دائرہ اسلام سے نکل کر مرتد ہوگیا، تو اس نے اپنی کتابوں میں کیسی کیسی گستاخیاں کیں؟ ان میں سے چند ایک ملاحظہ ہوں:

۱:...... چنانچہ جب غلام احمد قادیانی مرتد و زندیق ہوگیا اور اپنے آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سمیت تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے افضل و برتر جاننے لگا تو اس نے لکھا:

"آسمان سے کئی تخت اترے، مگر تیرا تخت سب سے اونچا بچھایا گیا۔"

(مرزا کا الہام مندرجہ تذکرہ، ص:۱۴۳، طبع دوم)

بتلایئے! اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی نہیں؟ کیا اپنے تخت کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تخت سے اونچا قرار دینا، اپنی برتری و افضلیت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین وتنقیص کی دلیل نہیں؟

۲:...... مرزا غلام احمد قادیانی اپنے آپ کو نعوذ باللہ! محمد رسول اللہ کہتا اور باور کراتا تھا، اس لئے اس نے لکھا:

"محمد رسول اللّٰہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم"... اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی..."

(ایک غلطی کا ازالہ، ص:۳، مندرجہ روحانی خزائن، ص:۲۰۷، ج:۱۸ مطبوعہ ربوہ)

آپ ہی بتلایئے! کیا اپنے آپ کو اس آیت کا مصداق ٹھہرانا، اللہ کی ذات پر بہتان وافترا، قرآن کریم کی تحریف اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی نہیں؟

۳:...... مرزا غلام احمد قادیانی اپنے آپ کو بعینہٖ محمد رسول اللہ! کہتا اور سمجھتا تھا، آخر کیوں؟ اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے اس نے خود لکھا کہ چونکہ حضرت خاتم النبیین محمد رسول اللہ کا دوبارہ دنیا میں آنا مقدر تھا، پہلی بار آپ مکہ مکرمہ میں محمد رسول اللہ کی شکل میں آئے اور دوسری بار قادیان میں مرزا غلام احمد قادیانی کی شکل میں، اس لئے نعوذ باللہ! وہ خود محمد رسول اللہ ہے، مرزا کی گستاخی ملاحظہ ہو:

"اور جان کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کہ پانچویں ہزار میں مبعوث ہوئے (یعنی چھٹی صدی مسیح میں) ایسا ہی مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کی بروزی صورت اختیار کرکے چھٹے ہزار (یعنی تیرھویں صدی ہجری) کے آخر میں مبعوث ہوئے۔"

(روحانی خزائن، ص:۲۷۰، ج:۱۶)

(جاری ہے)

تیسری قسط

نزولِ مسیح علیہ السلام کا عقیدہ

اسلامی اصول کی روشنی میں

مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

۱-"وانہ لعلم للساعۃ فلاتمترن بھا۔" (زخرف:۶۱)

ترجمہ:..."اور بے شک وہ نشانی ہے قیامت کی پس نہ شک کرو اس میں"۔

ترجمان القرآن حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ابوہریرہؓ صحابہ کرامؓ میں سے، تابعین میں سے ابو العالیہؒ ابو مالکؒ عکرمہؒ حسنؒ قتادہؒ ضحاکؒ مجاہدؒ وغیرہ سے آیتِ کریمہ کی صحیح تفسیر یہ منقول ہے کہ: "انہ" کی ضمیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف راجع ہے، قرآنی سیاق کا تقاضا بھی یہی ہے اور "علم" کے معنی نشانی کے ہیں۔ تفسیر ابن جریرؒ تفسیر ابن کثیرؒ تفسیر درمنثور میں مجاہدؒ سے مروی ہے:

"قال آیۃ للساعۃ خروج عیسی ابن مریم قبل یوم القیامۃ"۔

ترجمہ:..."فرمایا: قیامت کی نشانی ہے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا قیامت سے پہلے تشریف لانا"۔

حافظ ابن کثیرؒ دعویٰ کرتے ہیں کہ یہی تفسیر صحیح ہے، ظاہر ہے کہ کسی صحابی سے اس کے خلاف تفسیر جب منقول نہیں تو ایسی صورت میں حبر امت اور بحر امت ترجمان القرآن حضرت ابن عباسؓ کی تفسیر سے زیادہ راجح کون سی تفسیر ہو سکتی ہے، اب ترجمہ آیت کریمہ کا یہ ہوا کہ:

"یقینی یہ ہے کہ نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کی نشانی ہے پس اس میں شک نہ کرو"۔

تفصیل کے لئے تفسیر ابن جریرؒ (۲۵-۵۴) مطبوعہ میریہ، تفسیر ابن کثیرؒ (۹-۱۴۶) مطبوعہ میریہ، الدرالمنثور (۶-۲۰) طبع مصر، عقیدۃ الاسلام فی حیات عیسیٰ علیہ السلام (ص:۳۰) ملاحظہ ہو، اسی لئے عقیدۃ الاسلام (ص:۵) میں حضرت امام العصرؒ فرماتے ہیں:

۲-"اذا تواترت الاحادیث بنزولہ وتواترت الآثار وھو المتبادر من نظم الآیۃ فلایجوز تفسیر بغیرہ الخ"۔

ترجمہ:..."جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی احادیث وآثار متواتر ہیں اور قرآن کریم کی آیت کا واضح مفہوم بھی یہی ہے تو اس کے علاوہ کوئی اور تفسیر صحیح نہ ہوگی"۔

۳-وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ ویوم القیامۃ یکون علیھم شھیداً"۔ (النساء:۱۵۹)

ترجمہ:"کوئی شخص بھی اہل کتاب میں سے نہ رہے گا مگر وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ان کی موت سے قبل ایمان لائے گا"۔

"موتہ" کی ضمیر میں نزاع ہے، ابن جریرؒ نے حضرت ابن عباسؓ مجاہدؒ عکرمہؒ ابن سیرینؒ ضحاکؒ وغیرہ کی تفسیر کے مطابق اس کی تصحیح وترجیح فرمائی ہے کہ "موتہ" کی ضمیر راجع ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف اور مقصود یہ ہے کہ نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت جتنے اہل کتاب ہوں گے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات سے پہلے سب ایمان لے آئیں گے اور اسی قول کو ابن جریرؒ اپنی تفسیر میں "اولیٰ ہذہ الاقوال بالصحۃ" قرار دیتے ہیں، ابن کثیرؒ اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں:

"وھذا القول ھو الحق کما سنبینہ بالدلیل القاطع انشاء اللہ ...ولاشک ان ھذا الذی قالہ ابن جریرؒ ھو الصحیح لانہ المقصود من سیاق الآیۃ"۔

ترجمہ:..."یہی قول حق ہے جیسا کہ آگے دلیل قطعی کے ساتھ اس کو بیان کریں گے، انشاء اللہ! لاریب کہ یہ جو کچھ ابن جریرؒ نے فرمایا ہے، یہی صحیح ہے، کیونکہ سیاق آیت سے یہی مقصود ہے"۔

عمدۃ القاری (۷-۲۵۴) میں اس تفسیر کو اہل العلم کی تفسیر بتلایا ہے۔

بہر حال قرآن کریم کی راجح تفسیر کی بناء پر ان دو آیتوں میں نزول مسیح علیہ السلام کا ذکر ہے ہاں یہ دو آیتیں اس مقصود میں ظاہر الدلالۃ ہیں، قطعی الدلالۃ نہیں، لیکن چونکہ احادیث صحیحہ نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق تواتر کو پہنچ گئی ہیں اور تواتر مفید

قطعیت ہے‘ اس حیثیت سے یہ آیتیں مفید قطعیت ہوں گی اگر چہ مقطوع الغیر ہوں۔

بہر حال یہ تفصیل ہمارے موضوع سے خارج ہے‘ اس موضوع کی تفصیل و تحقیق نکات و لطائف کو دیکھنے کا اگر شوق ہو تو ”عقیدۃ الاسلام“ اور ”تحیۃ الاسلام“ کی مراجعت کی جائے‘ جو امام العصر مولانا انور شاہ قدس سرہ کی اس موضوع پر بے نظیر کتابیں ہیں۔

نزول عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں تواتر حدیث

اب رہا دوسرا پہلو: حدیثی اعتبار سے تو یہ پہلے ذہن نشین ہونا چاہئے کہ تواتر حدیث یا تواتر احادیث دونوں ایک ہی حقیقت کے دو عنوان ہیں‘ محدثین کی اصطلاح میں اگر ایک ”متن“ مثلاً: دس صحابہ سے مروی ہو تو یہ دس حدیثیں کہلائیں گی‘ اگر عدد صحابہ درجہ تواتر کو پہنچ گیا تو یہی حدیث متن کے اعتبار سے حدیث متواتر ہوگی‘ رواۃ اور کثرت طرق کے اعتبار سے احادیث متواترہ کی تعبیر زیادہ انسب ہوگی‘ بظاہر جے پوری صاحب اس سے بھی غافل ہیں‘ اب سنئے! اگر کسی حدیث کے رواۃ اور طرق بحث و تفتیش کے بعد درجہ تواتر کو پہنچ گئے ہیں تو ہر محدث کو اس حدیث کے متواتر کہنے کا حق حاصل ہوگا‘ اگر چہ امت میں سے کسی نے تصریح نہ کی ہو‘ بلکہ ہوسکتا ہے کہ محدث نے بغیر بحث و تحقیق کے کسی حدیث کے متعلق فرمادیا ہو کہ یہ ”خبر واحد“ ہے‘ بعد میں تتبع طرق اور کثرۃ رواۃ سے کسی کو معلوم ہو کہ متواتر ہے تو وہ متواتر اور مفید للعلم القطعی ہوگی۔ نیز یہ معلوم رہے کہ ہر فن کا مسئلہ اس فن والوں سے لیا جاتا ہے‘ کسی حدیث کی تصحیح یا تحسین یا تضعیف یا خبر واحد یا مشہور و متواتر ہونے کے لئے محدث کی شہادت پیش کی جائے گی‘ صرف فقیہ کا یہ منصب نہیں اور نہ صرف متکلم یا معقولی کا یہ وظیفہ ہے۔

ایک موقع پر جے پوری صاحب نے ”نزول مسیح“ کی احادیث کو ”اخبار آحاد“ کہنے کے لئے تفتازانی کی عبارت پیش فرمائی ہے‘ یہ فن تفتازانی کا نہیں‘ وہ معانی و بیان یا منطق و کلام میں ہزار درجہ محقق ہوں تو ہوں‘ حدیث ان کا فن نہیں ہے‘ یہاں تو غزالی‘ امام الحرمین‘ رازی‘ آمدی جیسے اکابر کے اقوال بھی قابل اعتبار نہیں‘ چہ جائیکہ تفتازانی؟ ایسے موقع پر تو مغلطائی‘ ماردینی‘ مزی‘ ذہبی‘ عراقی‘ ابن حجر‘ عینی‘ ابن تیمیہ‘ ابن قیم‘ ابن کثیر رحمہم اللہ وغیرہ وغیرہ محدثین امت اور حفاظ حدیث کی شہادت مقبول ہوسکتی ہے۔

سید جرجانی اور تفتازانی کی احادیث دانی جاننے کے لئے یہ واقعہ کافی ہے کہ چھ ماہ تک ”حب الھرۃ من الایمان“ میں مناظرہ کرتے رہے کہ یہ حدیث ہے اور ”من“ ابتدائیہ ہے یا تبعیضیہ؟ بے چاروں کو اتنی بھی خبر نہیں ہوئی کہ حدیث ”موضوع“ ہے‘ خیر اس بحث کو رہنے دیجئے‘ احادیث ”نزول عیسیٰ“ صحاح کی حدیثیں ہیں اور صحاح ہی میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ‘ عبداللہ بن عمرؓ‘ حذیفہؓ‘ ابن اسیدؓ‘ ابو امامہ باہلیؓ‘ جابر بن عبداللہؓ‘ نواس بن سمعانؓ سے مروی ہیں‘ ان میں سے حضرت ابوہریرہؓ‘ جابرؓ‘ حذیفہؓ‘ ابن عمر رضی اللہ عنہم کی حدیثیں تو صحیحین کی ہیں‘ اگر اس باب میں صرف شیخین ہی کی حدیثیں ہوتیں تو نمبر (۹) کے مطابق محققین اہل حدیث و کبار محدثین کے نزدیک ان کے افادہ یقین میں ذرا بھی شبہ نہیں اور صحیح ابن خزیمہ‘ صحیح ابن حبان‘ مسند احمد‘ سنن اربعہ وغیرہ کی حدیثیں ملا کر مرفوعات کی تعداد ستر (۷۰) تک پہنچ جاتی ہے‘ کیا ستر کبار صحابہ جن کی فضیلت میں وحی متلو نازل ہوئی اور روئے زمین پر انبیاء علیہم السلام کے بعد صدق شعار قوم ان سے زیادہ نہیں گذری‘ اگر لسان نبوت سے ان کی حکایت مفید للعلم نہیں ہوگی تو کس قوم کی ہوگی؟ اگر ہمیں کسی کے صلاح و تقویٰ اور صداقت کا یقین ہو اور بیس بائیس ایسے آدمی آکر ہم سے کوئی بات بیان کریں تو انصاف سے بتایا جائے کہ ہمارے لئے مفید للعلم الیقینی ہوگی یا نہیں؟ حالانکہ ایک صحابی ایک ہزار راویوں پر بھاری ہے‘ بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ ساری امت پر بھاری ہے تو شاید مستبعد نہ ہوگا‘ پھر ان ستر صحابہ کی مرفوع احادیث کے علاوہ تقریباً تیس صحابہ و تابعین سے آثار موقوفہ بھی مروی ہیں اور محدثین کا یہ فیصلہ ہے کہ غیر قیاسی و غیر عقلی امور میں موقوف روایت بھی مرفوع کے حکم میں ہے‘ گویا سو مرفوع روایتیں باسانید صحیحہ و حسنہ جمع ہوگئی ہیں‘ کیا کوئی بتلا سکتا ہے کہ جن محدثین نے جن احادیث کے متعلق تواتر اصطلاحی کا دعویٰ کیا ہے وہ کثرت رواۃ و کثرت طرق اور کثرت مخارج میں اس کا مقابلہ کرسکتی ہیں؟ حدیث ”من کذب علیّ متعمداً فلیتبوأ مقعدہ من النار“ جو سب سے اعلیٰ ترین متواتر حدیث کی نظیر پیش کی گئی ہے‘ اس کے رواۃ بھی تقریباً سو ہی تک پہنچتے ہیں‘ حالانکہ مشکل ہے کہ سو کی سو روایتوں کے تمام رجال صحیح یا حسن تک پہنچیں‘ حدیث ”مسح خفین“ باتفاق محدثین حدیث متواتر ہے‘ کتب اصول فقہ و کتب فقہ و شروح حدیث میں متعدد مواضع میں امام ابوحنیفہؒ کا یہ مشہور قول نقل چلا آتا ہے:

”ماقلت بالمسح علی الخفین الا اذا جاءنی مثل ضوء النہار وانی اخاف الکفر علی من لم یر المسح علی الخفین“۔

ترجمہ:... ”میں مسح خفین کا اس وقت قائل ہوا جب کہ دن کی روشنی کی طرح یہ مسئلہ میرے سامنے ہوگیا اور جو شخص مسح خفین کا قائل نہیں مجھے اس کے حق میں کفر کا اندیشہ ہے“۔

تو ”مسح خفین“ کے انکار سے کفر کا اندیشہ

ہے اور تاریخ خطیب بغدادی میں ہے کہ امام ابوحنیفہؒ سے کسی نے ان کا مسلک پوچھا تو انہوں نے فرمایا:

''افضل الشیخین واحب الختنین وأری المسح علی الخفین''۔

ترجمہ:...''میں حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کو سب (صحابہ) سے افضل سمجھتا ہوں' حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ سے محبت رکھتا ہوں' مسح خفین کا قائل ہوں''۔

گویا سنی ہونے کے لئے مسح خفین کے ماننے کو ضروری معیار قرار دیا ہے' بالفاظ دیگر جواب کا خلاصہ یہ نکلا کہ میں نہ شیعی ہوں نہ خارجی ہوں' بلکہ سنی ہوں تو اس لئے کہ امام کے نزدیک مسح علی الخفین کی احادیث متواتر ہیں اور مفید للعلم القطعی ہیں' حالانکہ غسل رجلین قرآن کریم کا قطعی حکم ہے اور احادیث غسل رجلین بھی متواترہ ہیں' دو قطعی دلیلوں سے فرضیت غسل رجلین ثابت ہوچکی تھی' پھر بھی جمہور امت کے نزدیک مسح علی الخفین کا جواز یقینی ہے اور اس قطعی دلیل سے کتاب اللہ اور احادیث متواترہ غسل پر زیادتی صحیح ہوگئی۔

غور کرنے کا مقام ہے کہ احادیث مسح علی الخفین بتصریح امام احمد بن حنبلؒ مرفوع حدیثیں کل چالیس ہیں' حالانکہ صحابہ میں سے بعض اکابر کا خلاف بھی منقول ہے پھر یہ بھی مشکل ہے کہ یہ چالیس حدیثیں سب کی سب صحیح یا حسن ہوں اس کے باوجود اتنی مقدار تواتر قطعی کے لئے کافی ہوئی۔

احادیث غسل رجلین کو متواتر اصطلاحی کہا گیا ہے' حالانکہ بمشکل اکتیس حدیثیں منقول ہیں' احادیث معراج جسمانی کو متواتر اصطلاحی کہا گیا ہے' حالانکہ کل رواۃ بیس تک پہنچتے ہیں' احادیث حوض کوثر کو متواتر اصطلاحی کہا گیا ہے' حالانکہ کل احادیث پچاس تک پہنچتی ہیں' احادیث ''رفع یدین عند التحریمہ'' کو متواتر اصطلاحی کہا گیا ہے' حالانکہ کل حدیثیں بمشکل پچاس تک پہنچیں گی۔

حدیث ''من بنی مسجداً للہ'' الخ متواتر ہے' باوجودیکہ صحابہ روایت کرنے والے بیس سے متجاوز نہیں' ایسے ہی حدیث شفاعت' حدیث عذاب قبر' حدیث سوال منکر ونکیر' حدیث ''المرء مع من احب'' حدیث ''کل میسر لما خلق لہ'' حدیث ''بدأ الاسلام غریباً'' الخ وغیرہ وغیرہ ان سب حدیثوں کو اصطلاحی تواتر کے اعتبار سے متواتر کہا گیا ہے۔

حافظ ابن تیمیہؒ نے تو کئی رسائل میں احادیث شفاعت' حوض کوثر' عذاب قبر کو سنت متواترہ سے تعبیر کیا ہے' باوجودیکہ ان کے رواۃ وطرق احادیث نزول مسیح کو نہیں پہنچتے۔

اب نہیں معلوم جے پوری صاحب کے یہاں وہ کون سی شرط ہے جو حدیث متواتر اصطلاحی کے لئے موجود ہونی چاہئے' محدثین نے جن متواتر حدیثوں کو جمع کیا ہے وہ سب اصطلاحی متواترات ہیں نہ کہ لغوی۔ نہ معلوم جے پوری صاحب کو تواتر کے لفظ سے کیوں چڑ ہے کہ جہاں ''تواترت الاخبار'' کا لفظ دیکھ لیا' فرمانے لگے: ''یہ تواتر لغوی ہے' مراد کثرت ہے''۔ نہ معلوم یہ ''جج'' کا منصب آپ کو کس نے دیا ہے' ہاں یہ صحیح ہے کہ بعض مواقع پر لغوی تواتر مراد ہوتا ہے لیکن خارجی قرائن اور بحث وتحقیق سے یہ فیصلہ ہوجاتا ہے کہ یہ تواتر اصطلاحی ہے یا لغوی' جن کا یہ فن ہے اور شب وروز اس کی مزاولت کرتے ہیں اور حدیث ان کی صفت نفس بن گئی ہے' وہی اپنی بصیرت سے اس کا فیصلہ کرتے ہیں' ہر عمرو وزید کا یہ منصب نہیں۔ اب سوچئے کہ صحابہ میں سے احادیث نزول کو اتنے روایت کرنے والے اور صحابہ سے نقل کرنے والے یقیناً اس سے کہیں زائد ہیں اور کم سے کم اتنے تو ضرور ہیں اور باتفاق امت رواۃ بڑھتے ہی گئے' کم نہیں ہوئے' اسی وجہ سے متواترات کی مشہور احادیث کی تعداد بھی بڑھ گئی کہ قرن ثانی میں نقل کرنے والے بڑھ جاتے ہیں اور قرن ثالث میں تو اخبار آحاد بھی مشہور ومتواتر کی کثرت طرق اور کثرت رواۃ کو پہنچ جاتی ہیں جو جے پوری صاحب کو خود بھی تسلیم ہے اب ایسی صورت میں اگر کوئی محدث بھی تصریح نہ کرتا کہ یہ حدیث متواتر ہے جب بھی کوئی مضائقہ نہ تھا۔

لیکن باوجود اس کے جب حافظ ابن کثیرؒ ان کو ''اخبار متواترہ'' سے تعبیر کرتے ہیں' حافظ جلال الدین سیوطیؒ ان کو ''متواتر'' کہتے ہیں' قدماء محدثین میں سے ''ابوالحسن السجزی الآبری'' اس کو متواتر مانتے ہیں اور خارجی بحث وتحقیق سے بھی یہ بات ثبوت کو پہنچ چکی تو خدارا انصاف کیجئے کہ ایسی صورت میں کیا کسی کو یہ حق حاصل ہے کہ بے دلیل محض اپنی خواہش پوری کرنے کے لئے یہ کہے کہ تواتر سے لغوی تواتر مراد ہے۔

(جاری ہے)

خچر اور گھوڑا

حضرت علیؓ اکثر خچر پر سوار ہوکر میدان جنگ میں جاتے تھے ایک شخص نے ان سے پوچھا'' کیا آپ کو تیز رفتار گھوڑے پر سے گرنے کا ڈر رہتا ہے جو آپ خچر جیسی سست رفتار سواری پر بیٹھتے ہیں؟'' حضرت علیؓ نے جواب دیا: ''میں نہیں چاہتا کہ میدان جنگ میں کبھی دشمن کو پیٹھ دکھاؤں یا دشمن کا تعاقب کروں' اس لئے میں تیز رفتار گھوڑے کے مقابلے میں سست رفتار ایک ہی چال سے چلنے والے خچر کو پسند کرتا ہوں''۔

مرسلہ: محمد فاروق قریشی

قیامت کا دن نہایت ہولناک، خوفناک اور افسوسناک ہوگا۔ اس دن کی ہیبت اور وحشت اس قدر خطرناک ہوگی کہ کافر، مشرک اور فاسق و فاجر، بعد حساب کتاب اور فیصلے کا کام شروع ہو جائے گا، اسی لئے اس کو شفاعت عظمیٰ بھی کہتے ہیں، اس کے بعد آپ اپنی امت کے مختلف درجہ کے ان گناہگاروں کے بارے میں جو اپنی بداعمالیوں کی اپنے ماں باپ کے لئے سفارشیں کریں گے، اسی طرح بعض اعمال صالحہ بھی اپنے عاملوں کے لئے سفارش کریں گے اور یہ سفارشیں بھی قبول فرمائی جائیں گی اور بہت بڑی تعداد ایسے لوگوں کی ہوگی

شفاعتِ میدانِ حشر

زانی و شرابی کبابی و سود خور، اس روز جل سڑ رہے ہوں گے، لیکن مومن بندے، نمازی، حاجی، صوفیاء، اتقیاء، مجاہدین اور علماء پر بھی اس دن لرزہ طاری ہوگا، صرف اسی پر ہی اکتفا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر اولوالعزم اور بڑے انبیاء و رسل یعنی آدم سے لے کر عیسیٰ روح اللہ تک اس دن نفسا نفسی کے عالم میں مبتلا ہوں گے، کسی کو کچھ کہنے کی ہمت و جرأت نہ ہوگی، اس وقت عام اہل محشر درخواست شفاعت کریں گے اور اپنے اوپر سے اس بھاری بوجھ کو ہٹائے جانے کا مطالبہ کریں گے، ایسے وقت میں ان کی تکالیف سے متاثر ہو کر ایک عظیم الشان ہستی نمودار ہوگی اور سارے اہل محشر کے غم اپنے سینے میں لئے اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم پر اعتماد کر کے آگے بڑھے گی وہ ہستی تمام عالموں کے سردار افضل البشر اور افضل کل کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں گے، پوری دنیا مندی اور حسن ادب کے ساتھ بارگاہ رب العزت میں اہل محشر کے لئے سفارش کریں گے کہ ان کو اس فکر اور بے چینی اور تکلیف سے نجات دی جائے اور ان کا حساب و کتاب اور فیصلہ فرما دیا جائے۔ بارگاہ جلالت میں اس دن یہ سب سے پہلی شفاعت ہوگی اور یہ شفاعت صرف آپ ہی فرمائیں گے۔ اس کے فوراً

وجہ سے جہنم کے سزاوار ہوں گے یا جو جہنم میں ڈالے جا چکے ہوں گے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کریں گے کہ ان کو معاف کر دیا جائے اور جہنم سے ان کو نکالنے کی اجازت دے دی جائے۔ آپ کی

مولانا عبدالواحد مدظلہ

یہ شفاعت بھی قبول ہوگی اور اس کی وجہ سے خطاکار امتیوں کی بہت بڑی تعداد جہنم سے نکالی جائے گی۔ اس کے علاوہ کچھ صالحین امت کے لئے آپ اس کی بھی شفاعت کریں گے کہ ان کے لئے بغیر حساب کے داخلۂ جنت کا حکم دے دیا۔ اسی طرح اپنے بہت سے امتیوں کے حق میں آپ ترقی درجات کی بھی اللہ تعالیٰ سے استدعا کریں گے۔ احادیث میں شفاعت کی ان تمام اقسام اور واقعات کی تفصیل وارد ہوئی ہے۔

احادیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے شفاعت کا دروازہ کھل جانے کے بعد اور انبیائے علیہم السلام، ملائکہ عظام اور اللہ کے دوسرے صالح اور مقرب بندے بھی اپنے سے تعلق رکھنے والے اہل ایمان کے حق میں سفارش کریں گے، یہاں تک کہ کم عمری میں فوت ہونے والے اہل ایمان کے معصوم بچے بھی

جن کی نجات اور بخشش ان سفارشوں ہی کے بہانے ہوگی۔

مگر یہ لحاظ رہے کہ یہ سب شفاعتیں اللہ کے اذن سے اور اس کی مرضی اور اجازت سے ہوں گی، ورنہ کسی نبی اور کسی فرشتہ کی یہ مجال نہیں ہے کہ وہ اللہ کی مرضی کے بغیر کسی ایک آدمی کو بھی دوزخ سے نکال سکے، یا اس کا اذن اور ایما پائے بغیر کسی کے حق میں سفارش کے لئے زبان کھول سکے۔ قرآن پاک میں وارد ہے:

"کون ہے جو اس کی بارگاہ میں
بغیر اس کی اجازت کے کسی کی سفارش
کر سکے۔" (سورۂ بقرہ ع:۳۴)
"اور وہ نہیں سفارش کر سکیں گے
مگر صرف اس کے لئے جس کے لئے اس
کی رضا ہوگی۔" (سورۂ انبیاء ع:۲)

بلکہ علمائے کرام نے جیسا کہ فرمایا ہے، شفاعت دراصل شفاعت کرنے والوں کی عظمت و مقبولیت کے اظہار کے لئے اور ان کے اکرام و اعزاز کے واسطے ہوگی، ورنہ حق تعالیٰ کے کاموں اور اس کے فیصلوں میں دخل دینے کی کسے مجال ہے؟ "یفعل مایشاء ویحکم مایرید" اس کی شان ہے۔

اس تمہید کے بعد ذیل میں باب شفاعت کی احادیث پڑھئے۔

عمران بن حصینؓ سے روایت ہے' کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک گروہ میری امت میں سے میری شفاعت سے دوزخ سے نکالا جائے گا' جن کو ''جہنمیوں'' کے نام سے یاد کیا جائے گا۔ (بخاری)

تشریح: یہ ان کی توہین وتنقیص نہ ہوگی' بلکہ جہنم سے نکالے جانے کی وجہ سے ان کا یہ نام پڑ جائے گا' جوان کے لئے خوشی کا باعث ہوگا' کیونکہ یہ اللہ کے کرم کو یاد دلائے گا۔

عوف بن مالکؓ سے روایت ہے' کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا پیغام لے کر آیا' اس میں میرے رب نے مجھے اختیار دیا کہ میں ان دو باتوں میں سے کوئی ایک بات اختیار کرلوں ...... یا یہ کہ اللہ تعالیٰ میری نصف امت کو جنت میں داخل فرمادیں' یا یہ کہ مجھے شفاعت کا موقع ملے' تو میں نے حق شفاعت کو اختیار کرلیا اور میری شفاعت ان لوگوں کے لئے ہوگی جو (ایمان اور توحید کی میری دعوت کو قبول کرکے) اس حال میں مرے کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے تھے۔ (ترمذی وابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن میری شفاعت سے بہرہ مند وہی ہوں گے جنہوں نے خلوص قلب سے لا الٰہ الا اللہ کہا ہو۔ (بخاری)

تشریح: اس حدیث کا بھی مطلب وہی ہے جو اوپر والی حدیث میں دوسرے لفظوں میں فرمایا گیا' یعنی جو شرک کی بیماری میں مبتلا ہوگا اس کو شفاعت سے فائدہ نہ ہوگا' ہاں اگر شرک سے پاک ہوگیا ہے اور دوسرے قسم کی گناہ ہیں تو اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے فائدہ ہوگا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری شفاعت میری امت کے ان لوگوں کے حق میں ہوگی جو کبیرہ گناہوں کے مرتکب ہوئے ہوں گے۔

(ترمذی' ابوداؤد)

اور اسی حدیث کو ابن ماجہ نے بجائے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

تشریح: اس قسم کی احادیث سے نڈر اور بے خوف ہوکر گناہوں پر اور زیادہ جری ہوجانا بڑا کمینہ پن ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قسم کے ارشادات کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ جن لوگوں سے شامت نفس سے گناہ ہوجائیں' وہ بھی مایوس اور ناامید نہ ہوں' میں ان کی شفاعت کروں گا' اس لئے وہ شفاعت کا استحقاق پیدا کرنے کے لئے اللہ کے ساتھ اپنی بندگی کے تعلق کو اور میرے امتی ہونے کے تعلق کو درست کرنے کی فکر کریں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بروز قیامت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے۔ آمین۔

☆☆..........☆☆

جھوٹی نبوت کے پرچار پر سزا

ڈیرہ غازی خان (مولانا عبدالعزیز لاشاری) ڈیرہ غازی خان کی سول عدالت نے طیب رند قادیانی اور شاہنواز قادیانی کو دو دو سال قید اور بیس بیس ہزار روپے کی سزا دے دی۔ تفصیلات کے مطابق آج سے سات سال پہلے مذکورہ دونوں قادیانی مرزا غلام احمد قادیانی کی تعلیمات کی تبلیغ کررہے تھے۔ قادیانیت کے پمفلٹ اور رسائل بھی تقسیم کررہے تھے۔ مولانا صوفی اللہ وسایا امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ڈیرہ غازی خان کو جب قادیانیوں کی اس ارتدادی کارروائی کا علم ہوا تو مسلمانوں کی گواہی کے بعد ان قادیانیوں کے خلاف تھانہ میں ایف آئی آر درج کرائی۔ مولانا موصوف اپنی زندگی میں اس مقدمہ کی مکمل سرپرستی کرتے رہے' اسی دوران مولانا کا انتقال ہوگیا۔ مولاناؒ کے بعد مولانا کے صاحبزادے مولانا عبدالرحمٰن غفاری امیر جماعت ڈیرہ غازی خان کے سرگرم راہنما مولانا غلام اکبر ثاقب اور راقم الحروف نے اس مقدمہ کی مکمل پیروی کی۔ قادیانی مختلف حیلے بہانوں سے گرفتاری سے بچتے رہے۔ مولانا محمد اسحاق' مولانا عبدالقدوس چشتی' قاری محمد اسماعیل' قاری محمد مزمل' احمد حسن اور دیگر علمائے کرام نے ان قادیانیوں کا سات سال تک تعاقب جاری رکھا۔ بالآخر جنوری ۲۰۰۹ء میں سول جج ڈیرہ غازی خان نے ان قادیانیوں کو عدالت کے اندر ہی گرفتار کرکے سزا سنائی اور ڈسٹرکٹ جیل بھیج دیا۔ ضلع ڈیرہ غازی خان کے علماء کرام نے عدالت کے اس اقدام کا شکریہ ادا کیا اور قادیانیوں کی اس سزا پر خوشی کا اظہار کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اس کاوش کو شاندار کامیابی قرار دیا اور عزم کیا کہ قادیانیوں کی گھٹیا اور اوچھی حرکتوں پر کڑی نظر رکھی جائے گی۔ ان کے مکروفریب سے مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت کرتے رہیں گے۔

دورِ حاضر میں مُسلم خواتین کا کردار

عابدہ حسام الدین

مغرب کے خدا ناشناس ذہن کی جولانیوں کی معراج فرائڈ اور کارل مارکس ہیں انہوں نے انسانی زندگی اور اس کے مسائل کے بارے میں خالص مادی نقطۂ نظر پیش کیا اور اس کے حق میں عقلی اور منطقی دلائل کے انبار لگا دیئے یہی نظریات فکری اور انقلابی تحریکوں میں ڈھلے اور مغربی دنیا کے سیاسی و سماجی ڈھانچے میں دوررس نتائج کی حامل تبدیلیاں رونما ہوئیں۔ ان تبدیلیوں نے ساری دنیا کو تصادم اور کشمکش تباہی بربادی اور محرومی و مایوسی میں مبتلا کر دیا۔

فرائڈ کے نظریات جن میں مذہب کی تحقیر نے انسانی اقدار عالیہ کو پامال کرنے کی بدترین شکل پیش کی گئی تھی انسان کو حیوانیت کی راہ پر گامزن کر دیا اور یہ بات مغربی معاشرے کے ذہن نشین کرا دی کہ تمام نفسیاتی الجھنوں اور اعصابی اضطرابات سے چھٹکارا پانے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ فرد کے راستے سے سماج اخلاق اور روایات جیسے چوکیدار ہٹا دیئے جائیں اور اس کے کچلے ہوئے جذبات کو روایات کے قید خانے سے آزاد کر دیا جائے۔

اس طرح مغرب میں ایسی نسل تیار کی گئی جو اس بات کی ہم خیال تھی کہ سماج کائنات کی اشیاء انسانی طبیعت سے متصادم ہے اور معاشرے کی قید اور روایات کے وجود کا کوئی جواز نہیں ہے خوشی کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ انسان خاندانی اور عائلی بندھنوں سے آزاد ہو جائے۔ بالآخر یورپ اور امریکا کی تمام اقوام میں معاشرتی شیرازہ ان افکار و خیالات کی ترویج پاتے ہی بکھر گیا اور عائلی نظام درہم برہم ہو گیا۔

اسلام جو دین فطرت ہے انسان کی فطرت اور شریعت کے تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے احکامات لاگو کرتا ہے قرآن کریم میں شراب اور قمار بازی کے بارے میں لوگوں کے دریافت کرنے پر ارشاد ربانی ہوا:

"لوگ آپ سے اس بارے میں پوچھتے ہیں آپ فرما دیجئے کہ ان دونوں کے استعمال میں گناہ کی باتیں زیادہ ہیں اور بعض فائدے بھی ہیں مگر گناہ ان فائدوں سے زیادہ ہے۔"

اگر قرآن یہ کہتا کہ خمر و میسر میں کوئی فائدہ نہیں تو لوگ ہو سکتا ہے کہ اعتراض کرتے یا عدم اطمینان کا شکار ہوتے۔

اسلام کی عائد کردہ تمام قیود و بندشیں معاشرے کے مفاد میں ہیں اس مختصر تجزیے سے یہ بات ہمارے سامنے آ گئی کہ موجودہ دور میں جو کشمکش قوموں ملکوں اور مذاہب میں جاری ہے اس میں یہ نظریات و خیالات کارفرما ہیں جو اہل مغرب نے دنیا کو دیئے اور جس دلدل میں وہ خود جا گرے ہیں آج کا نام نہاد ترقی پسند معاشرہ اسی جانب رواں دواں ہے اس وقت ہماری فکر کے سارے دھارے اس جانب مبذول ہونے چاہئیں کہ معاشرے کے اس بحران سے کس طرح نمٹا جائے اس کا تدارک کیا کیا جائے اور اس کا حل کیا ہو؟

حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے آپ نے فرمایا:

"تم میں سے ہر شخص راعی ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔"

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مختلف شہروں میں

تحفظ ختم نبوت کانفرنسوں کا شیڈول

۱۸/مارچ ۲۰۰۹ء	قصور	۱۹/مارچ ۲۰۰۹ء	اوکاڑہ
۲۰/مارچ ۲۰۰۹ء	سیالکوٹ	۲۵/مارچ ۲۰۰۹ء	خانیوال
۲۶/مارچ ۲۰۰۹ء	بہاولپور	۲۷/مارچ ۲۰۰۹ء	ملتان
۲۹/مارچ ۲۰۰۹ء	رحیم یار خان	۳/اپریل ۲۰۰۹ء	جھنگ
۵/اپریل ۲۰۰۹ء	فیصل آباد	۹/اپریل ۲۰۰۹ء	شیخوپورہ
۱۱/اپریل ۲۰۰۹ء	بادشاہی مسجد لاہور	۱۷/اپریل ۲۰۰۹ء	ٹنڈو آدم

اس حدیث کے مطابق معاشرے کا ہر فرد چاہے وہ عورت ہو یا مرد اپنے اپنے دائرہ اختیار میں سب راعی (نگہبان) ہیں اور ان کی ذمے داری ہے کہ بگاڑ کی تمام صورتوں پر نظر رکھیں اور ابتری و انتشار کے اس دور میں ہر جگہ مغربی تہذیب کی چالوں سے نہ صرف خود بلکہ معاشرے کو محفوظ کرنے کی تدابیر اختیار کی جائیں۔ مغرب کی تہذیبی یلغار سے بچنا لوگوں کو بچانا اتنا آسان نہیں لیکن حکم خداوندی ہے:

"اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔"

صحیح بخاری کی حدیث ہے کہ اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اللہ تعالیٰ کے تقویٰ سے روشناس کراؤ اور انہیں ادب سکھاؤ۔

تربیت کا یہ نظام جو اسلام دیتا ہے انسانی طرز عمل پر اثر انداز ہونے والے بہترین عوامل میں سے ہے ہر انسان کا بچہ جب دنیا میں آتا ہے والدین کے پاس ایک امانت ہوتا ہے بچے کا دل و دماغ بالکل سادہ ہوتا ہے اس کے والدین یا معلم و معاشرہ جس طرح چاہتے ہیں اس کے خیالات و افکار بناتے ہیں اگر خیر کی طرف راہنمائی کریں تو وہ اس کا عادی بنتا ہے اور اگر اس کو جانوروں کی طرح چھوڑ دیا جائے تو نہ صرف یہ کہ وہ خود تباہ ہوگا بلکہ اس کی تباہی کا وبال اس کے سرپرستوں پر بھی ہوگا۔

تربیت کے اس مرحلے میں ماں اولاد کے قریب ترین ہوتی ہے معاشرے کی تباہی بگاڑ اور تعمیر و ترقی میں وہ اہم ترین کردار ادا کرتی ہے دور حاضر کی مغربی طرز زندگی اور مصنوعی چمک دمک نے ان کی ذمہ داریوں کو مزید بڑھا دیا ہے دنیا بھر کے ذرائع ابلاغ ذہنوں کو بدلنے میں مصروف ہیں ہر باشعور مسلمان اس بات سے بخوبی واقف ہے ان ذرائع ابلاغ کے برے اثرات عیاں ہیں جھوٹ اور مکرو فریب کی اشاعت ان کا کام ہے۔

آزادی کے مغربی تصور کے تحت ان ذرائع ابلاغ نے فسق و فجور کی خوب اشاعت سنبھالی، پوری دنیا کے مسلمان ممالک کو اپنا ہدف بنا کر میڈیا کے اثرات کو گھر گھر پہنچا دیا۔

آج کی عورت کے لئے اپنی اولاد خاندان نظام اصول و ضوابط سب کو ان اثرات سے بچانا اور متبادل خیر کا پیغام اپنی نسلوں کو دینا انتہائی ضروری ہے گھر اور بچے ہی معاشرے کی اکائی ہیں اگر یہیں پر گرفت مضبوط ہو تو آگے معاشرہ بھی پابند ہو جاتا ہے اور اقدار کی حفاظت ہو سکتی ہے لہٰذا دینی اصولوں سے آگاہی اور مذہبی افکار کی روشنی میں بچوں کی تربیت انتہائی ضروری ہے۔ دشمنان اسلام اس فن سے بخوبی آشنا ہیں کہ آوارہ ذہن سیکولر اور مادہ پرستی کی خوراکیں کس طرح خوش رنگ بنا کر پیش کریں ماؤں کی جانب سے بچوں کی تعلیم و تربیت انتہائی ضروری ہے۔ ایک مشہور دانشور کا کہنا ہے یتیم وہ بچہ نہیں جس کے والدین دنیا میں اسے تنہا چھوڑ گئے ہوں اصل یتیم تو وہ ہیں جن کی ماؤں کو تربیت اولاد سے دلچسپی نہیں اور باپ کے پاس ان کو دینے کے لئے وقت نہیں۔

آج یہ بات کس قدر درست نظر آتی ہے بچوں کو برائیوں کے سیلاب سے بچانے کے لئے موجودہ دور کی عورت کو خصوصاً اپنے اوقات کار گھر کے نظام، بچوں کی دلچسپی اور اپنی لاپروائیوں پر توجہ دینی ہوگی اور اس ثقافتی یلغار کا مقابلہ اسلامی رنگ کو اپنا کر ہی کیا جاسکے گا۔ اسی کپڑے پر رنگ اچھا چڑھتا ہے جس کا اپنا کوئی رنگ نہ ہو اپنی اولاد اور گھر کے افراد کو اور رنگوں سے نکال کر صبغۃ اللہ میں رنگنا ہی اس چیلنج کا مقابلہ کرنے کے لئے کافی ہوگا۔ انشاء اللہ العزیز۔

اگر آج بھی اسلام کے جامع حکیمانہ پیغام کو اپنایا جائے تو یقیناً بے پناہ بندشوں اور پابندیوں میں جکڑی ہوئی مظلوم اقوام کو عزت و احترام کی زندگی حاصل ہو سکتی ہے۔

☆☆......☆☆

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا سعید احمد جلال پوری مدظلہ کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری کے برادر کبیر الحاج جام محمد نواز ۲۵/فروری ۲۰۰۹ء کو کراچی میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ سلیم الفطرت، نیک دل اور سادہ انسان تھے، عہد شباب میں حضرت اقدس مولانا محمد عبداللہ بہلویؒ سے بیعت ہو گئے تھے، حضرت بہلویؒ کے وصال کے بعد آپ نے خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد دامت برکاتہم سے بیعت و ارشاد کا تعلق استوار کر لیا اور تادم آخر حضرت خواجہ صاحب مدظلہ کے دامن شفقت سے وابستہ رہے۔ جام نواز صاحبؒ ڈیڑھ دو ماہ سے صاحب فراش تھے اور علاج کی غرض سے کراچی میں اپنے صاحبزادے مولانا محمد اشفاق استاذ مدرسہ امام ابو یوسف شادمان ٹاؤن کے ہاں مقیم تھے۔ آپ کی نماز جنازہ میں کراچی کے طلبا، علماء، صلحاء اور عوام الناس کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ وصیت کے مطابق آپ کی تدفین کراچی میں ہی محمد شاہ قبرستان نارتھ کراچی میں کی گئی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی بال بال مغفرت فرمائے ان کی زندگی بھر کی کوتاہیوں کو درگزر فرما کر رضا و رضوان کا معاملہ فرمائے اور آپ کے لواحقین اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

قارئین ختم نبوت سے درخواست ہے کہ مرحوم کو اپنی دعاؤں میں فراموش نہ کریں۔

خبروں پر ایک نظر

نئی نسل کو عقیدہ ختم نبوت کے دلائل سے روشناس کرایا جائے: مولانا اللہ وسایا

کراچی (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام اسکاؤٹ کالونی نزد بلال مسجد گلشن اقبال میں آج رات بعد نماز عشاء خطاب کرتے ہوئے شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے فرمایا کہ سیدنا صدیق اکبرؓ کے عہد زریں سے مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کی عہد ساز قیادت تک جس طرح ہمارے اکابرین نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے امت مسلمہ کو ایک سنہری کڑی میں پرو دیا تھا، آج پھر اسی جذبہ سے مسلمانوں کو اس عقیدہ کی اہمیت سے باخبر کرنا ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ نئی نسل کو قادیانی کفر کی مضرت کا کماحقہ علم نہیں۔ انہیں عقیدۂ ختم نبوت کے دلائل سے شناسا کیا جائے تاکہ امت مرحومہ کا چودہ سو سالہ تعامل پندرھویں صدی سے جڑا رہے۔ کانفرنس سے مولانا محمد اسامہ، مولانا محمد طیب، مولانا عبدالوحید، مولانا محمد طاہر، مولانا سلطان احمد، مولانا عبدالسمیع، مولانا گل ناشیر اور دیگر علمائے کرام نے بھی خطاب کیا۔ قاری احسان اللہ فاروقی نے اپنی مسحور کن آواز میں تلاوت کلام پاک سے حاضرین کو محظوظ کیا جبکہ محترم سید سلمان گیلانی نے نعت شریف اپنے خاص انداز میں پیش کر کے ختم نبوت کے متوالوں میں نئی روح پھونک دی۔

چیچہ وطنی میں گستاخ رسول کے خلاف توہین رسالت کا مقدمہ درج

چیچہ وطنی (عبدالحکیم نعمانی) جمعیت علماء اسلام اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی عہدیداران کی پُرامن جدوجہد پر بدنام زمانہ گستاخان رسول اسماعیل شاہ اور اطہر شاہ کے خلاف توہین رسالت کا مقدمہ درج، دینی و سیاسی، سماجی حلقوں اور تاجر برادری نے طے شدہ اور ترتیب شدہ تمام تر احتجاجی پروگراموں کا شیڈول منسوخ کر دیا ہے۔ ضلعی و مقامی سرکاری انتظامیہ کے غیر جانبدارانہ اور جرأت مندانہ تعاون پر شہریوں نے اظہار تشکر اور اطمینان کا اظہار کیا ہے، شہر بھر میں فی الحال امن و امان کا سماں ہے، مقدمے کا اندراج ہوتے ہی مذہبی کارکنان اور سول سوسائٹی میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ تفصیلات کے مطابق کچھ عرصہ قبل چیچہ وطنی کے رہائشی اطہر شاہ کی دعوت و میزبانی پر ایک غیر معروف مقرر اسماعیل شاہ نے بلاک نمبر ۲ میں تقریر کرتے ہوئے ہذیان و ہفوات بکے، کفریہ اور غلیظ ترین عقائد کو اسلام متعارف کرایا۔ جس سے شہر بھر کے تمام مسلمانوں میں اشتعال، غم و غصہ اور غیض و غضب کا پیدا ہونا فطری امر تھا۔ اس توہین آمیز اور فتنہ انگیز تقریر پر شہر بھر کی عوام سراپا احتجاج تھی۔ چنانچہ بریلوی مسلک کے مشہور عالم دین حضرت مولانا محمد عمر فاروقی نے نور المساجد میں جمعۃ المبارک کے عظیم اجتماع میں صدائے احتجاج بلند کر کے شدید الفاظ میں اس گستاخانہ لب و لہجہ کی سخت مذمت کی اور ملزموں کو کیفر کردار تک پہنچانے کا مطالبہ کیا۔ جمعیت علماء اسلام کے مولانا مفتی محمد عثمان، حافظ حبیب اللہ گجر، مولانا عبدالباقی، عبدالعلیم حنفی، رانا عبداللہ، نذیر احمد عثمانی، مولانا مفتی محمد یاسر بشیر جالندھری، مولانا احمد شہزاد اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی امیر اور جامع مسجد بلاک نمبر ۱۲ کے خطیب مولانا محمد ارشاد، مولانا احمد ہاشمی، قاری محمد زاہد اقبال، قاری محمد اصغر عثمانی، مولانا کفایت اللہ حنفی، حاجی محمد ایوب اور جمعیت اہلحدیث کے مولانا محمد اکرم ربانی کے علاوہ جماعت اسلامی، جمعیت علماء پاکستان اور منہاج القرآن کے راہنماؤں نے پیدا شدہ حالات کو کنٹرول کرنے کے لئے ضلعی مقامی انتظامیہ سے مداخلت کی اپیل کرتے ہوئے مقدمہ کے اندراج کا مطالبہ کر دیا۔ تمام مذہبی راہنماؤں اور دینی جماعتوں کے قائدین نے قانونی راستہ اختیار کرنے کے لئے صبر و تحمل، بردباری اور باہمی اخوت و اتحاد کا مثالی مظاہرہ کیا۔ جمعیت علماء اسلام کے مفتی محمد عثمان نے تمام علماء سے مشاورت اور باہمی صلاح و مشورے کے بعد بطور مدعی مقدمہ کے ایڈیشنل سیشن جج کی عدالت میں توہین رسالت کا مقدمہ درج کرنے کے لئے رٹ دائر کر دی۔ عدالت میں پیشی کے موقع پر کچہری زون میں مکمل کرفیو کا سماں تھا۔ پولیس انتظامیہ اور خفیہ اداروں نے پورے ایریا کو گھیرے میں لے رکھا تھا، استغاثہ کی طرف سے ملزمان کے خلاف تعزیرات پاکستان کی دفعات ۲۹۵-سی اور ۲۹۵-اے کے تحت مقدمہ درج کرنے کا موقف اختیار کیا گیا تھا، ہر پیشی پر مدعی کی طرف سے پندرہ، بیس کے درمیان وکلاء پیش ہوتے رہے۔ عدالت نے فریقین کی گفتگو موقف اور دلائل کی سماعت کے بعد ڈی پی او ساہیوال کو مقدمہ کے اندراج کے لئے نوٹیفکیشن جاری کر دیا۔ ساہیوال اور چیچہ وطنی کی تمام مذہبی قیادت پر مشتمل وفد کے ارکان نے ڈی پی او کو گستاخی رسول پر مبنی ویڈیو سیڈیز پیش کر کے پیدا شدہ تمام تر صورت حال، تشویش، بے چینی، اضطراب اور احتجاجی کیفیت سے آگاہ کیا۔ ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر نے تمام ریکارڈ کو دیکھنے اور ملاحظہ کرنے کے بعد سنجیدگی اور دیانتداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے متعلقہ تھانے کو ملزمان کے خلاف زیر دفعات ۲۹۵-سی، ۲۹۵-اے کے تحت مقدمہ کے اندراج کے احکامات جاری کئے،

ایس ایچ او تھانہ سٹی نے مورخہ ۷/ جنوری کی دوپہر کو ملزمان اسماعیل شاہ اور اطہر شاہ کے خلاف ایف آئی آر درج کر کے ملزمان کی گرفتاری کا عمل شروع کر دیا ہے۔ پولیس ذرائع کے مطابق ملزمان گرفتاری سے بچنے کے لئے مفرور اور روپوش ہو گئے ہیں۔ ایف آئی آر کا اندراج ہوتے ہی شہر بھر میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علماء اسلام کے مقامی راہنماؤں نے مشترکہ طور پر دینی و سیاسی تنظیموں، سماجی حلقوں، صحافیوں، وکلاء، تاجر برادری اور عوام الناس کے بھرپور تعاون کا شکریہ ادا کیا ہے اور امید ظاہر کی ہے کہ آئندہ بھی ناموس رسالتؐ کے تحفظ کے لئے اپنی تمامتر توانائیاں صرف کریں گے۔

مجلس کی رابطہ کمیٹی کا دورۂ نارووال

لاہور (نمائندہ خصوصی) ۱۱/ اپریل کو بادشاہی مسجد لاہور میں منعقد ہونے والی تحفظ ختم نبوت کانفرنس کی تیاریوں کے سلسلے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی رابطہ کمیٹی کے راہنماؤں نے نارووال کا دورہ کیا، جہاں انہوں نے مختلف طبقہ ہائے فکر کے لوگوں سے ملاقاتیں کیں، اور عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت پر گفتگو کی۔ صدر رابطہ کمیٹی میاں عبدالرحمن نے تاجروں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسلمان ہونے کے ناطے ہم سب کا فرض ہے کہ ہم تحفظ ختم نبوت میں اپنی تمام توانیاں صرف کریں۔ انہوں نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں سے آگاہی کے سلسلہ میں ۱۱/ اپریل کو بادشاہی مسجد لاہور میں کانفرنس منعقد کی جارہی ہے جسے کامیاب بنانے کے لئے آپ اپنی کاروباری مصروفیات سے وقت نکال کر شریک ہوں۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے قاری جمیل الرحمن اختر نے کہا کہ صحابہ کرامؓ نے قربانیاں دے کر عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کی ہے، جھوٹے مدعی نبوت کے ہر حربے اور چال کو ناکام بنایا ہے ہمارے اسلاف نے بھی بے پناہ قربانیاں دے کر مسئلہ ختم نبوت بیان کیا ہے، کسی دور میں بھی اپنے موقف سے روگردانی نہیں کی۔ اب یہ ذمہ داری ہم سب مسلمانوں پر ہے، انہوں نے کہا کہ دیکھنا یہ ہے کہ کیا ہم اپنی ذمہ داری سے پوری طرح انصاف کر رہے ہیں کہ نہیں؟ ہر مسلمان کو اپنے آپ سے اس سوال کا جواب طلب کرنا چاہئے۔ مولانا عزیز الرحمن ثانی، مولانا عبدالرؤف فاروقی، مولانا مجیب الرحمن انقلابی، مولانا عمر حیات فاروقی اور قاری نذیر احمد نے بھی خطاب کیا۔

نجاتِ آخرت صرف خاتم الانبیاءؐ کی پیروی میں ہے: کانفرنس میں علماء کا خطاب

کراچی (پ ر) قادیانیت نے ایک بار پھر سر اٹھایا ہے تمام مکاتب فکر کے علماء و مشائخ اور خطباء حضرات اپنی اپنی مساجد و منابر اور اسٹیج پر عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیت کے کفریہ عقائد کے خلاف اپنے فرائض انجام دیں۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا نے اپنے بیان میں کیا۔ وہ یہاں بعد نماز عشاء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام شیدا حسین پارک گلشن رفیع ملیر میں ختم نبوت کانفرنس کے عظیم اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ مجلس نے مارچ، اپریل میں مختلف شہروں میں کانفرنسیں منعقد کرنے کا پروگرام ترتیب دیا ہے تمام مسلمان ان کانفرنسوں کو مثالی طور پر کامیاب کریں تاکہ پاکستان کے فرزندان کو عقیدۂ ختم نبوت کے ساتھ جوڑا جا سکے۔ مولانا محمد اسامہ نے قادیانیوں کے دجل و فریب کا پردہ چاک کرتے ہوئے کہا کہ نجات اخروی کا دارومدار صرف اور صرف خاتم الانبیاءؐ کی اتباع اور پیروی میں ہے، مسیلمہ پنجاب کی ذریت کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ اس عظیم الشان کانفرنس میں مولانا قاضی احسان احمد، مولانا سالک ربانی، مولانا رفیق الخلیل، مولانا عبیداللہ احرار، مولانا قاضی منیب الرحمن، شیخ الحدیث مولانا ظاہر اللہ خان، مولانا عبدالرشید، مولانا سعید الرحمن، مولانا سردار حسین، مولانا شاہ محمد بلوچ اور دیگر علمائے کرام نے بھی خطاب کیا۔ قرب و جوار کے کارکنان ختم نبوت اور عوام الناس کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ کانفرنس رات گئے تک جاری رہی۔

انتقالِ پُر ملال

مجلس تحفظ ختم نبوت سانگھڑ یونٹ کے امیر مجاہد اللہ دتہ چانڈیو طویل علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ ان کی نماز جنازہ ان کی وصیت کے مطابق حضرت علامہ احمد میاں حمادی نے ان کے گاؤں پیروٹل میں جا کر پڑھائی، اس موقع پر مجلس کے مبلغ مولانا حفیظ الرحمن رحمانی بھی ساتھ تھے مرحوم مجلس کے سرگرم عمل راہنما تھے، سانگھڑ بھر میں جہاں پر بھی ختم نبوت کانفرنس ہوتی اپنے برادری کے تمام احباب سمیت اس میں شرکت کرتے تھے ہر سال چناب نگر میں ہونے والی سالانہ ختم نبوت کانفرنس میں تیس سے چالیس اپنی قوم کے افراد کو لے کر وہاں جاتے تھے، پی ٹی سی ایل میں ملازم تھے اور ختم نبوت کے نڈر مجاہد تھے، حضرت علامہ احمد میاں حمادی نے ان کے اہل خانہ سے تعزیت کرتے ہوئے ان کی تحفظ ختم نبوت سے متعلق خدمات کو سراہا اور زبردست خراج تحسین پیش کیا۔

امت مسلمہ قادیانیت سے مکمل اجتناب کر کے عشق رسول کا ثبوت دے: مجلس تحفظ ختم نبوت

کراچی (پ ر) امت مسلمہ قادیانیت سے مکمل اجتناب کر کے عشق رسولؐ کا ثبوت دے۔ ان

خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام منعقدہ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ تمام مسلمان مل کر اگر ایک ہفتہ قادیانیوں کا سوشل بائیکاٹ کر دیں تو قادیانیت کے فتنہ سے انشاء اللہ نجات حاصل ہو جائے گی۔ کانفرنس میں مولانا سعید احمد جلال پوری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیت دجل و فریب کا نام ہے جو مسلمان نوجوانوں کو زر، زن کا لالچ دے کر گمراہی کی دعوت دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ امت مسلمہ کو بیدار ہو کر بنیادی عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کی خاطر تن، من، دھن کی قربانی دینی چاہئے۔ مولانا محمد رضوان نے کہا کہ مسلمانان پاکستان عقیدۂ ختم نبوت پر کسی قسم کی سودے بازی قبول نہیں کریں گے۔ مولانا قاضی احسان احمد نے کہا کہ قادیانی ملک کے لئے ناسور ہیں۔ مدرسہ امام ابو یوسف مسجد باب الرحمت شادمان ٹاؤن میں منعقدہ کانفرنس سے مولانا محمد اعجاز، مولانا مفتی عبدالقیوم دین پوری، مولانا محمد طیب لدھیانوی، مولانا محمد اشفاق، مولانا سعد اللہ، مولانا محمد احمد مدنی نے بھی خطاب کیا اور شاعر ختم نبوت سید سلمان گیلانی نے عقیدۂ ختم نبوت پر نظم پڑھ کر حاضرین کا دل موہ لیا۔

مندرجہ ذیل قادیانی اداروں کا دینی حمیت کے پیش نظر مقاطعہ کیجئے جو قرآن وسنت کی روشنی میں اسلامی عدل وانصاف کے عین مطابق ہے:

شیزان ریسٹورنٹ، شیزان لمیٹڈ، OCS کوریئر، ذائقہ گھی، شاہ تاج شوگر ملز، شاہ نواز ٹیکسٹائل ملز، الرحیم جیولرز کراچی، رومی ٹریول کینٹ اسٹیشن کراچی، کلاسک ڈرائی کلینرز۔

مولانا سعید احمد جلال پوری

سجادہ نشین گولڑہ شریف کی رحلت

۱۷/صفر ۱۴۳۰ھ مطابق ۱۳/فروری ۲۰۰۹ء بروز جمعۃ المبارک، ملک کی معروف ومشہور گدی گولڑہ شریف کے سجادہ نشین، پیر نصیر الدین شاہ دل کا دورہ پڑنے پر رحلت فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

جناب سجادہ نشین پیر نصیر الدین شاہ صاحبؒ حضرت اقدس مولانا سید مہر علی شاہ گولڑوی قدس سرہ کے پرپوتے، حضرت سید غلام محی الدین بابوجیؒ، حضرت پیر سید غلام معین الدین لالہ جی کے صاحبزادے تھے۔

موصوف اپنے پردادا حضرت سید مہر علی شاہؒ کے علوم کے وارث اور ان کے ذوق کے علمبردار تھے، چونکہ حضرت سید مہر علی شاہ گولڑوی ہندوستان کی مشہور دینی درس گاہ مظاہر علوم سہارنپور کے فیض یافتہ اور صحیح بخاری کے محشی حضرت مولانا احمد علی سہارنپوری، حضرت مولانا محمد مظہر نانوتوی قدس سرہ کے تلمیذ رشید اور شیخ العرب والعجم حضرت مولانا حاجی امداد اللہ مہاجر مکی قدس سرہ کے خلیفہ مجاز تھے۔ اس لئے ان اکابر کی نسبت اور علوم و فیوض کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے آپ سے تردید باطل خصوصاً مسیلمہ پنجاب... مرزا غلام احمد قادیانی... کی سرکوبی کا خوب خوب کام لیا۔

جس طرح حضرت سید مہر علی شاہ قدس سرہ کا اکابر علماء دیوبند سے گہرا تعلق تھا، ٹھیک اسی طرح ان کی خانقاہ کے مسند نشین حضرات میں بھی اس کا گہرا اثر تھا، چنانچہ وہ بھی اپنے پیش رووں کی طرز پر تردید قادیانیت میں سیف بے نیام تھے۔

الغرض گولڑہ شریف کے سجادہ نشین پیر نصیر الدین شاہ صاحبؒ بھی عالم، فاضل، قادر الکلام شاعر اور شعلہ نوا خطیب تھے اور باغیان مصطفیٰ کے خلاف صاعقہ آسمانی تھے اور آپ کا اندرون و بیرون ملک وسیع حلقہ اثر تھا۔

آپ اپنی اس اعتدال پسندی کی وجہ سے تمام طبقات میں قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے اور اکابر دیوبند سے بھی محبت و الفت سے پیش آتے اور ان کے اسٹیجوں پر بھی کھلے دل سے تشریف لاتے اور توحید و سنت پر پرمغز اور عمدہ بیانات فرماتے تھے، علمائے دیوبند کے ترجمان اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین کندیاں شریف اور آپ کی اولاد وامجاد کے ساتھ بھی محبت وعقیدت کا تعلق تھا۔

اللہ تعالیٰ حضرت صاحبزادہ پیر نصیر الدین شاہ صاحبؒ کی خدمات کو قبول فرمائے اور ان کی زندگی بھر کی کوتاہیوں کو معاف فرما کر ان کے ساتھ رضا ورضوان کا معاملہ فرمائے اور ان کے پسماندگان اور متعلقین ومریدین کو اس سانحہ پر صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ نیز ان کے جانشینوں کو اپنے اسلاف واکابر کے نقش قدم پر چلتے ہوئے احقاق حق اور تردید باطل کی توفیق عطا فرمائے۔

ادارہ ختم نبوت اور اس کے اکابرین حضرت پیر صاحب کی وفات کے سانحہ کو اپنا سانحہ تصور کرتے ہوئے ان کے اخلاف وپسماندگان اور مریدین و متعلقین کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔

☆☆......☆☆

لا نبی بعدی

فرما گئے یہ ہادیؐ

ختم نبوت زندہ باد

تاریخی عظیم الشان کُل پاکستان

ختم نبوت کانفرنس

زیر سرپرستی
مخدوم المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

زیر صدارت
شیخ الحدیث استاذ العلماء حضرت مولانا
ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ العالی
نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

استاذ القراء حضرت مولانا
قاری احسان اللہ فاروقی صاحب
مہران ٹاؤن کراچی

مہمان خصوصی

شیخ الحدیث مفتی اعظم پاکستان
حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی مدظلہ العالی
صدر جامعہ دار العلوم کراچی

بتاریخ: 5 اپریل
2009ء
بروز اتوار بعد نماز عشاء

بمقام
دھوبی گھاٹ
فیصل آباد

یادگار اسلاف، مفکر ختم نبوت
حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری (مرکزی ناظم اعلیٰ)
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان پاکستان

نعت خوان شاعر ختم نبوت
جناب سیّد سلمان گیلانی لاھور

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد طیب صاحب مہتمم جامعہ امدادیہ فیصل آباد	حضرت مولانا سیّد جاوید شاہ صاحب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد	حضرت مولانا قاری محمد یٰسین صاحب مہتمم جامعہ دار القرآن فیصل آباد	شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یوسف اوّل صاحب مہتمم دار العلوم فیصل آباد

شعبہ نشرواشاعت: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد فون: 061-4514122، سیل: 0334-6035517

اسلام زندہ باد

ختم نبوت زندہ باد

11 اپریل 2009 بروز ہفتہ بعد از نماز عصر

مقام: بادشاہی مسجد لاہور

تاریخی عظیم الشان ختمِ نبوّت کانفرنس

زیرِ صدارت

خواجہ خواجگان حضرت مولانا قطب الاقطاب مخدوم المشائخ

خواجہ خان محمد صاحب

دامت برکاتہم

امیر مرکزیہ

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت

مہمانِ خصوصی

استاذ المحدثین

حضرت مولانا ڈاکٹر

عبدالرزاق سکندر صاحب

دامت برکاتہم

نائب امیر مرکزیہ

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت

علماء، مشائخ، قائدین، دانشور اور قانون دان خطاب فرمائیں گے۔

اہل اسلام سے شرکت کی درخواست ہے

شعبہ نشر و اشاعت

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت لاہور